REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

POSTAL REGISTRATION NO P/GDP -23

جلد ۴۴ — شمارہ ۳۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ایڈیٹر:-
منیر احمد خادم
نائبین:
قریشی محمد فضل اللہ
محمد نسیم خان

The Weekly BADR Qadian 143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۱۱ جمادی الاول ۱۴۱۶ ہجری — ۷ تبوک ۱۳۷۴ ہش — ۷ ستمبر ۱۹۹۵ء

اخبار احمدیہ

لندن ۵ ستمبر (ایم۔ ٹی۔ اے)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں اور خصوصی حفاظت کیلئے درد دل سے دعا جاری رکھیں

اَللّٰھُمَّ اید امامنا بروح القدس و متعنا بطول حیاتہ و بارک فی عمرہ و امرہ ٭

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان ۳۰ اگست کو قادیان سے احمدیہ مسلم پونچھ کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے تھے یکم و دو ستمبر کو کانفرنس کے انعقاد کے بعد پونچھ کی احمدیہ جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی دورہ کے دوران ۴ ستمبر کو لوہارکہ کی جماعت میں جاتے ہوئے دشوار گزار پہاڑی راستہ میں گھوڑے کے بدک جانے سے آپ گھوڑے سے گر گئے جس کی وجہ سے محترم موصوف کے بائیں کولہے اور کہنی میں شدید ضربات آئیں۔ دائیں طرف کمر میں بھی تکلیف کا احساس ہے

یہ اللہ کا خاص فضل اور احسان رہا کہ جس جگہ آپ کا سر اور چہرا تھا وہاں نرم زمین تھی جس سے اللہ نے معجزانہ طور پر آپکو کسی شدید حادثہ سے محفوظ رکھا

احباب جماعت محترم میاں صاحب کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔ ہر قسم کے بد اثرات سے محفوظ رکھے اور تا دیر مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے (ادارہ)

احمدیت کے نغمات ملک ملک بستی بستی پھیل رہے ہیں

خدا اس کا دشمن ہے جو آج مسیح موعود علیہ السلام کا دشمن ہے

خدا اس کا خدا ہے جو آج مسیح موعودؑ کی غلامی کا دعویدار ہے

معاندین احمدیت کے عبرت انگیز واقعات کا تذکرہ

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۳۰ جولائی ۱۹۹۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ برطانیہ کے وقت کے مطابق ٹھیک چار بجے اختتامی اجلاس کے لئے تشریف لائے جونہی حضور سٹیج پر رونق افروز ہوئے جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی یہ گونج کسی صورت کم ہوتی نظر نہ آتی تھی کہ افریقن احمدیوں نے اپنے مخصوص انداز میں مل کر کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" گانا شروع کر دیا۔ حضور انور اور باقی سب حاضرین بھی ان کے ساتھ یہ پاکیزہ کلمات گانے لگے۔ بعد ازاں انڈونیشیا سے آئے ہوئے وفد نے بھی اپنے انداز سے "صلی اللہ علیہ وسلم" کا دلکش ترانہ گانا شروع کر دیا جس کی قیادت مکرم منیر الاسلام صاحب نے کی۔ اس موقع پر حضور نے بتایا کہ

قازقستان کی ایک مخلص خاتون نے بڑی چاہت اور شوق سے ایک گاؤن تیار کر کے بھجوایا ہے حضور ایدہ اللہ نے ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ازراہ شفقت و دلداری تھوڑی دیر کے لئے وہ گاؤن پہنا اور ان کا شکریہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم مکرم منیر الاسلام صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے پڑھ کر سنایا۔ تلاوت کے بعد کبابیر سے آئے ہوئے نوجوانوں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ مل کر پڑھا۔ جس کا اردو ترجمہ اس سے پہلے عبد المومن صاحب طاہر پڑھ چکے تھے۔ بعدازاں

مکرم عصمت اللہ صاحب (جاپان) نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے کچھ اشعار پڑھ کر سنائے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری خطاب سے قبل قازقستان کے ایک معروف قومی سنگر کو دعوت دی جو قازقستانی انداز میں اوپرا گاتے ہیں کہ وہ اپنے انداز میں کچھ سنائیں۔ انہوں نے گزشتہ عید کے موقعہ پر بہت اخلاص کے رنگ میں جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ احمدیت کے نغمات ملک ملک بستی بستی پھیل رہے ہیں اور ہر نوع کے انسان ہر قسم کے خوبصورت اور خوشنما خوش آواز پرندے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں

اسکے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے اختتامی خطاب کا آغاز تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان ٭

بعد سورہ المومن کی آیات ۸۳، ۸۴ کی تلاوت سے فرمایا۔ اسی طرح سورہ الاعراف آیت نمبر ۹۸ کے مضمون کو بھی پیش فرمایا اور فرمایا کہ آج کی تقریر کا موضوع اس مضمون پر مشتمل ہے کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسے ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن الفاظ میں انذار کیا، جہاں خوش خبریاں دیں اور ہمارے دلوں کو ثبات بخشا وہاں غیروں کو بار بار متنبہ کیا کہ دیکھو مجھ سے نہ لڑو۔ اللہ تعالیٰ کی پر شوکت آواز کو سنو کہ "مجھ سے لڑو اگر نہیں لڑ سکتے کی تاب ہے" حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

مگر افسوس کہ جنہوں نے نصیحت نہ پکڑنی ہو وہ نہیں پکڑتے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس مضمون کو خصوصیت سے اپنے ہجرت کے گزشتہ گیارہ سال کے تعلق میں آپ کے سامنے رکھنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث پیش فرمائی کہ:

"اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت ضرور دیتا ہے مگر جب اسے پکڑتا ہے پھر وہ بچ نہیں سکتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"وکذالک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید"

(ریاض الصالحین باب تحریم الظلم والامر برد المظالم)

حضور نے فرمایا کہ مخالفین کے ارادے جماعت کے متعلق کیا تھے اس کی چند مثالیں یہ ہیں کہ:۔

● ۔ "ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے

(ہفت روزہ ختم نبوت ۷ تا ۱۲ر جولائی ۱۹۹۵ء)

● ۔ مدیر "لولاک" نے کہا کہ

"بخاری مرحوم کے جانشین مرزائیت کا ایسا تعاقب اور محاسبہ کریں گے کہ انگلستان مرزائیت کا قبرستان بن کر رہ جائے گا"

(لولاک ۱۵ر اگست ۱۹۹۴ء)

● ۔ ۱۱۲ مبلغین کرام نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ مرزائیت کے تعاقب کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کر دیں گے اور قادیانیوں تک کلمہ حق پہنچایا جائے گا۔ ان کو سرزمین میں قادیانیوں کو نہیں پنپنے دیں گے۔ (لولاک ۲۱ر جولائی ۱۹۹۵ء)

● ۔ قادیانیت کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا جائے گا۔ جب تک قادیانیت کا دنیا سے صفایا نہیں ہو جاتا ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

(ختم نبوت ۱۷ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۹۴ء)

● ۔ ہم ہر حال میں باطل کا مقابلہ کرتے رہیں گے اور قادیانی فتنہ کو صفحہ ہستی سے مٹا کر دم لیں گے۔

(مولانا عبدالمنان)

● ۔ پندرھویں صدی قادیانیت کی موت کی صدی ثابت ہو گی۔

(اداریہ رسالہ ختم نبوت ۲۷ جنوری ۱۹۹۴ء)

حضور نے فرمایا کہ یہ ان کی جھوٹی تعلیاں تھیں۔ خدا کی تقدیر نے کیا ظاہر فرمایا اور کون پکڑا گیا۔ یہ صدی کس کا قبرستان بن رہی ہے اور کن لوگوں کی صفیں لپیٹی جا رہی ہیں۔ یہ چند واقعات جو میں آپ کے سامنے رکھنے لگا ہوں اس بات پر گواہ ہوں گے اور آپ کو دکھائیں گے کہ خدا کس کا خدا ہے اور کس کا دشمن۔ حضور نے فرمایا کہ خدا اس کا دشمن ہے جو آج مسیح موعود علیہ السلام کا دشمن ہے اور خدا اس کا خدا ہے جو آج مسیح موعود کی غلامی کا دعویدار ہے پس وہ آپ کا اور میرا خدا ہے اور ان ظالموں کا دشمن ہے اور ہمیشہ دشمن رہے گا۔

حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے قریب کے نشانات کثرت سے احمدیوں کے حق میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایسے تمام واقعات کو گواہیوں کے ساتھ منضبط کر کے مرکز میں بھجوانا چاہیئے۔

ننکانہ

حضور نے اپریل ۸۹ میں ننکانہ میں ہونے والے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جبکہ احمدیوں کے گھروں پر حملہ کیا گیا، انہیں جلایا اور لوٹا گیا کہ:

● ۔ آگ لگانے اور نقصان پہنچانے والوں میں ایک نوجوان عبدالرشید کورنا جو پیش پیش تھا۔ آگ لگانے کے لئے پٹرول پھینکتا تھا، عید سے چند دن قبل موٹر سائیکل سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ اس کی بھابھی اور بھتیجی بھی اس کے ساتھ ہلاک ہو گئیں۔ اور ان کی لاشیں بری طرح مسخ ہو گئیں۔

● ۔ رفیق نامی شخص جو مخالفت میں پیش پیش تھا اور اس نے مربی سلسلہ مبارک احمد نجیب صاحب کے گھر کو آگ لگائی اور خوشی سے بھنگڑا ڈالا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے مرزائیوں کے مبلغ کا گھر جلا دیا۔ اس واقعہ کے چار پانچ روز بعد اس کی جوان بیٹی مر گئی۔ اس کا بڑا لڑکا ہنگامہ کرنے والوں میں برابر کا شریک تھا۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد کرکٹ کھیلتے ہوئے گیند آنکھ پر لگا اتنی شدید چوٹ تھی کہ آج تک بینائی بحال نہیں ہو سکی۔

● ۔ ننکانہ میں گھروں کو لوٹنے اور جلانے کے بعد صدر ختم نبوت متین خالد اور شوکت علی نے کہنا شروع کیا کہ اب ہم نے مرزائیوں کی ٹانگیں توڑنی ہیں۔ کچھ عرصہ بعد متین خالد کا بھتیجا چھت سے گرا اور ٹانگ ٹوٹ گئی۔ انہیں دنوں اس تنظیم کے سرپرست اعلیٰ حمید رحمانی کے بیٹے کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور وہ خورد برد کے الزام میں صدارت سے ہٹا دیا گیا۔

● ۔ ایک نوجوان جو سیزدا فرزند علی تھا اور مخالفین کے ساتھ ظلم و ستم میں برابر کا شریک تھا۔ ریل گاڑی کے سفر کے دوران گاڑی کی زد میں آ گیا اور ہلاک ہو گیا۔

● ۔ اس ظلم میں شریک ایک شخص محمود الحسن نے خودکشی کر لی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ اتفاقی حادثات تو نہیں۔ یہ لوگ پہلے بھی سالہا سال سے اسی طرح بستے تھے ان کے خاندان میں کوئی ایسے اچانک حادثات نہیں پیش آئے مگر جب پیش آئے تو انہیں لوگوں کو پیش آئے جو ننکانہ کے فسادات میں صف اول میں تھے اور ایندھن اکٹھے کرنے والے اور آگیں جلانے والے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ انہی میں سے ایک معاند احمدیت مولا بخش بٹ کہا کرتا تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے احمدیوں کی مخالفت کے لئے پیدا کیا ہے ایک دن ایک احمدی دوست مرزا الطاف الرحمان صاحب سے کہنے لگا کہ مجھے کسی نے گولی مار دینی ہے اور تیرا کوئی گواہ بھی نہ ہو گا۔ کچھ عرصہ بعد ایک دشمن نے اس کے گھر میں داخل ہو کر گولی ماردی جو کہ اس کے سر میں لگی یہ معذور ہو گیا اور آخر کار مر گیا۔ اس کا قاتل بری ہو گیا۔ کیونکہ اس کا کوئی گواہ نہ تھا۔

چک سکندر

● ۔ ایک نوجوان لڑکی نسرین بنت غلام علی آگ لگانے اور لوٹ مار کرنے والیوں میں شامل تھی۔ اس کے بھائی باپ ماں بھی اس ظلم میں شامل تھے اس لڑکی کو ایک دن سانپ نے ڈسا اور وہ ہلاک ہو گئی اس کو اتنی مہلت بھی نہ ملی کہ وہ پانی مانگ سکے۔

● ۔ ایک مخالف عورت کی بچی باہر سے ہنستی کھیلتی ہوئی گھر آئی اور باورچی خانہ کے شیلف کے نیچے سے کوئی چیز لینے کے لئے (باقی صفحہ ۱۴ پر)

طالبانِ دعا:
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- میگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ارشادِ نبوی ﷺ
بجلوا المشائخ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

YUBA
QUALITY FOOT-WEAR
یوبا پولیمرز
کلکتہ ۷۰۰۰۰۶
ٹیلیفون نمبرز
43-4028-5137-5206

خطبہ جمعہ

اس پیغام کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی پیش کرتے وقت پہلے اپنی نیتوں کو درست اور پاک کریں اور جو سب سے اچھا ہے وہ پیش کریں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۹ جون ۱۹۹۵ء مطابق ۹ احسان ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

نوٹ :- خطبہ کا یہ متن ادارہ بکمال الفضل انٹرنیشنل لندن (۲۱ر۷ر۹۵) کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے - (ادارہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْہُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْہِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْہِ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ (البقرہ : ۲۶۸)

خدا تعالیٰ کے اسماء کا مضمون جاری ہے اور اس تعلق میں جب کوئی خاص موقع کسی خصوصی نصیحت کا آتا ہے تو اس کا بھی ذکر کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ ان دونوں مضمونوں کا آپس میں بھی رابطہ قائم رہے آج جو بعض ممالک کے اہم اجلاسات ہو رہے ہیں ان میں سب سے پہلے بنگلہ دیش ہے جس کی آج ۹ ر جون کو مجلس شوریٰ منعقد ہو گی اور تین دن جاری رہے گی دوسری جماعت یوگنڈا ہے جن کا سالانہ جلسہ بھی ہے اور مجلس شوریٰ بھی۔ یہ بھی اسی طرح ۹ ر جون کو شروع ہو کر گیارہ جون تک یہ اجلاسات اور جلسے جاری رہیں گے ان دونوں جماعتوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس جلسے پر ان کو براہ راست مخاطب کیا جائے تاکہ وہ عالمی مواصلاتی رابطے کے ذریعہ مجھے اپنے ساتھ شامل کر سکیں اور میں اُن کے ساتھ شامل ہو سکوں۔

جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں خدا تعالیٰ کی صفت غنی اور حمید کا ذکر ملتا ہے اور جہاں جہاں بھی لفظ غنی کا ذکر آیا ہے وہاں در طرح سے انسان کو اس کی خاطر بعض مہلک حالتوں سے متنبہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ اوّل خدا تعالیٰ سے منہ موڑ لیں تو بھی اور اعراض کریں اور اس کے پیغام کو پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیں ایسے موقعوں پر ذکر کرکے بھی خدا تعالیٰ نے اپنے غنی ہونے کا ذکر فرمایا ہے اور جہاں مالی امانت سے ہاتھ کھینچ لیں یا خدا تعالیٰ کے حضور مال پیش کرتے وقت گندہ اور بوسیدہ مال دینے دیں جو ان کے کسی کام کا نہ ہو اور اچھا اور پاکیزہ مال اپنے لئے رکھ لیں اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت غنی کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔

اور خدا تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے کے لئے جوڑوں کا جو استعمال ہے قرآن کریم میں وہ بہت ممد ہوتا ہے مختلف موقع اور محل کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنی ایک صفت کے ساتھ ایک دوسری صفت کو بیان فرما دیتا ہے جس کے نتیجے میں بعض غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں اور بعض مزید گہرے مضامین نظر کے سامنے اُبھرتے ہیں اس مختصر تمہید کے ساتھ اب میں اس آیت کریمہ کا ذکر کرتا ہوں جس کی میں نے تلاوت کی ہے۔

"یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ"

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم کماتے ہو وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اور جو ہم نے دراصل زمین سے تمہارے لئے نکالی ہیں تو یہاں یہ نہیں فرمایا براہ راست کہ جو ہم تمہیں پاکیزہ چیزیں عطا کرتے ہیں ان میں سے بلکہ ان کے کمانے کا ذکر کرکے پھر یہ یاد دلایا کہ جو کچھ تم کماتے ہو وہ دراصل ہم ہی پیدا کرتے ہیں اور اوّل طور پر یہ ہماری ہی عطا ہے اس بات کو نہ بھولنا اور کَسَبْتُمْ کہہ کے ان کی کمائی کا ذکر کرکے ان سے جو یہ فرمایا گیا اس میں سے خرچ کرو تو اس کی آگے ایک حکمت ہے جو اس آیت کے اگلے حصے سے کھل جاتی ہے۔

فرمایا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ جو کچھ تم کماتے ہو وہ تمام تر طیبات پر مشتمل نہیں ہوتا۔ بسا اوقات اس میں بعض تمہاری ناپاک چیزیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں شامل ہو جاتی ہیں اور بعض چیزیں کمانے کے بعد پھر گندی ہو جاتی ہیں تو جو کچھ بھی تم کماتے ہو اس میں سے پاک چیزیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا کرو وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اب واؤ ڈال کر کَسَبْتُمْ کے اندر جو کثیف پہلو تھا اس سے اگلے مضمون کو الگ کر دیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ "مِمَّا" بلکہ فرمایا وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا جو کچھ ہم زمین میں سے تمہارے لئے نکالتے ہیں اس میں سے خرچ کیا کرو۔ خدا تمہارے لئے زمین سے پاک چیزیں ہی اُگاتا ہے اور پاک چیز ہی تمہارے لئے پیدا فرماتا ہے۔ "وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْہُ" یا یوں پڑھیں گے "وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْہُ تُنْفِقُوْنَ" اور خبیث، ناکارہ، گندی چیزیں خدا کی راہ میں پیش کرنے کی نیت ہی نہ باندھو۔ ارادہ بھی نہ کرو، سوچو بھی نہ اس کا۔ یہاں "وَلَا تُنْفِقُوْا" نہیں فرمایا "وَلَا تَیَمَّمُوْا" تَیَمَّمُوْا کا مطلب ہوتا ہے نیت باندھنا، ارادہ باندھنا ایک فیصلہ کرنا کسی خاص غرض سے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری نیت میں ہی داخل نہ ہو یہ بات اشارۃً بھی تمہارے دماغ میں یہ بات نہیں آنی چاہئے کہ اللہ کی راہ میں ناپاک چیزیں پیش کرو خصوصیت سے فرمایا "وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْہِ" جبکہ تمہارا اپنا یہ حال ہے کہ گند بھی کماتے ہو گند کھاتے بھی ہو سب کچھ کر لیتے ہو مگر بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تمہیں دی جائیں تو سوائے اس کے کہ تمہاری نظریں شرم سے جھک گئی ہوں اور تم آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھ سکو ان چیزوں کو قبول نہیں کرتے اور اگر چاہتے ہو قبول کرنا تو چھپ کر قبول کرنا چاہتے ہو نظر جھکانے کا مضمون چھپنے کے مضمون سے بڑا گہرا تعلق رکھتا ہے۔ جب انسان خطرات سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو دیکھنا نہیں چاہتا اس چیز کو نہ کسی کو دکھانا چاہتا ہے تو جس سے تم خود چھپتے ہو اپنی نظروں میں شرما جاتے ہو کہاں پسند کرو گے کہ لوگوں کے سامنے وہ چیزیں تمہیں دی جائیں جن کو قبول کرنا ہی تمہاری عزت

نفس کے لئے دو بھر ہے اور بہت مشکل کام ہے "وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ" اور خوب اچھی طرح جان لو کہ اللہ غنی ہے۔ غنی کے دو معنی ہیں۔ اللہ کو اموال کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ سب سے زیادہ اموال و دولت کا ہر چیز کا مالک وہ ہے اس لئے امارت کا اگر کوئی تصور ہے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی باندھا جا سکتا ہے اس کے مقابل پر یہ تصور کسی انسان پر اطلاق پائے گا تو بہت ناقص حالت میں پائے گا۔ اصل غنی تو اللہ ہے جو پیدا کرتا ہے۔ پیدا کر سکتا ہے ہر چیز اسی کی ہے پھر ساتھ فرمایا غنی ان معنوں میں کہ جس کا سب کچھ ہو وہ بے پروا بھی ہوتا ہے اس کو اگر کچھ پیش کیا جائے اگر بہترین بھی پیش کیا جائے تو تب بھی اس کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ خود مالک ہے اس لئے اگر قبول کرتا ہے تو تمہاری خاطر کرتا ہے تو اس کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ تم سے گندی چیزیں بھی قبول کرے جبکہ اچھی کا بھی محتاج نہیں تو اس سے غنی کا دوسرا معنیٰ اُبھرتا ہے کہ وہ مستغنی ہے اسے کوئی بھی پرواہ نہیں ہے کہ وہ کسی سے کچھ حصہ لے یا مانگے یا اس کا محتاج ہو وہ کسی سے مانگنے کا محتاج نہیں۔

اور وہ حمید ہے اور حمید ہونا بتاتا ہے کہ وہ اگر لے گا تو وہی لے گا جس سے اس کی حمد ظاہر ہوتی ہو، جس سے اس کی عظمت اور مرتبہ اور خصوصیت سے اس کی حمد کا مرتبہ روشن ہوتا ہو اور کوئی شخص جو ایسی چیز قبول کرتا ہے جو کسی پہلو سے بھی ناقص ہے وہ حمید نہیں رہتا کیونکہ پتہ چلتا ہے کہ کمزور چیز کو ناقص چیز کو سمجھنے دیکھنے کے باوجود اگر اس نے لیا ہے تو ضرور محتاجی بہت کسی حد تک پہنچ چکی ہے، ایسی حد تک پہنچ چکی ہے کہ اس کے بغیر اس کے لئے چارہ نہیں تھا کہ عزتِ نفس کو قربان کر دیتا۔ یہ محتاجی اگر انسان میں کھانے پینے کے معاملے میں ایک حد سے تجاوز کر جائے تو اللہ فرماتا ہے کہ بے شک سؤر بھی کھا لیا کرو جان بچانے کی خاطر۔ اس لئے ناپاک چیز بھی جان بچانے کی خاطر استعمال ہو سکتی ہے جب احتیاج بڑھ جائے تو اللہ کو کیا احتیاج ہے اور جس کو احتیاج ہو وہ حمید نہیں ہوتا۔ پس ہر انسان چونکہ محتاج ہے اس لئے بذاتِ خود حمید نہیں ہے۔ حمید خدا سے تعلق جوڑ کر ان صفات سے کچھ حصہ پائے تو حمید ہو سکتا ہے مگر جزوی طور پر خدا کی حمد کے سائے کے نیچے اور حمید بننے کے لئے حمد کرنی پڑے گی جتنی وہ خدا کی حمد کرے گا اتنا ہی اس کے اندر حمید بننے کی صلاحیت بڑھتی چلی جائے گی اگر وہ خدا کے معاملے میں یہ احتیاط کرے کہ ہمیشہ اپنی اچھی اور پاک چیز پیش کرے ایسی چیز جو قبول کرتے وقت اس کا دل خوشی محسوس کرتا ہو تو اس کے نتیجے میں خدا کے غنی ہونے کا "مستغنی والا" مضمون نہیں بلکہ دولت مند ہونے والا مضمون اس کے حق میں روشن ہو گا اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی حمد سے حصہ دے گا تو اس مضمون میں مثبت پہلو بھی ہیں اور منفی پہلو بھی ہیں۔ انسان کے اختیار میں ہے کہ چاہے تو وہ مثبت پہلو اختیار کر لے چاہے تو منفی پہلو اختیار کر لے۔

ابھی چند دن ہوئے ایک احمدی دوست کا خط آیا کہ ایک دوست تھے پہلے ان کا رویہ جماعت کے خلاف بڑا معاندانہ اور منفی انداز کا تھا مگر صاحبِ فہم، تعلیم یافتہ، روشن دماغ نوجوان کو ایک دفعہ میں نے اصرار سے دعوت دے کر آپ کے ایک خطبے پر بلایا اور وہ خطبہ غالباً یہی صفاتِ باری تعالیٰ کا تھا۔ خطبہ سننے کے بعد انہوں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور انہوں نے کہا شکریہ کہ تم نے مجھے وہ دکھا دیا جس کے برعکس میں سنا کرتا تھا اور اب مجھے سننے سنانے کا اعتبار نہیں رہا آنکھوں دیکھے کا اعتبار ہو گیا ہے اور جو چیز سُنی ہے اب وہ بالکل برعکس ہے جو میں پہلے سنا کرتا تھا۔ اس لئے مجھے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان سے مجھے اتفاق ہے لیکن میرے بعض سوالات ہیں وہ سوالات بھجوا دیں تاکہ وہ کسی وقت ان کا جواب دیں تو میں پھر ان کے جوابات سے اپنی تشنگی دور کر سکوں اس مضمون کا ایک تفصیلی خط تھا مگر افسوس جو تاریخ انہوں نے دی تھی اس تاریخ کے بعد خط مجھے ملا ہے کہ اس تاریخ کو خصوصیت سے وہ ہماری مجلس سوال و جواب میں میرے جواب سننے کے لئے آئیں گے لیکن خطبات تو ہر جگہ ریکارڈ بھی ہوتے ہیں اگر یہ خطبہ ان تک پہنچے جن دوست نے مجھے خط لکھا تھا تو اس کا جماعت سے ریکارڈ لے کر ان کو اس میں شامل کر لیں۔

> **صفاتِ باری تعالیٰ کے علم کے بغیر انسان ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ کسی پہلو سے بھی انسان روحانی ارتقائی سفر طے نہیں کر سکتا جب تک صفات باری تعالیٰ سے وہ واقف نہ ہو اور اس کے مضمون کو سمجھے نہیں**

ان کا سوال یہ تھا کہ صفات باری تعالیٰ کے علم کی ہمیں ضرورت کیا ہے؟ اسماء باری تعالیٰ ایک مضمون ہے۔ ہم جانتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر پہلو سے قابل تعریف ہے اس کی بعض صفات حسنہ ہیں اگر ہم ان کو نہ معلوم کریں تو ہمارا کیا نقصان ہے؟ اس کا تفصیلی جواب تو یہاں دینے کا وقت نہیں میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ صفات باری تعالیٰ کے علم کے بغیر انسان ترقی کر ہی نہیں سکتا کسی پہلو سے بھی انسان روحانی ارتقائی سفر طے نہیں کر سکتا جب تک صفات باری تعالیٰ سے وہ واقف نہ ہو اور اس کے مضمون کو سمجھے نہیں وہ چونکہ جس طرح ان کا خط تھا اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ بہت ذہین آدمی ہیں مگر وہ چاہتے یہ ہیں کہ مضمون اس طرح بیان کیا جائے کہ عامۃ الناس کو بھی سمجھ آئے اس لئے میں زیادہ تفصیل اور گہرائی سے اس کو بیان نہیں کروں گا مختصراً صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انسانی یا حیوانی زندگی کا ارتقاء صفاتِ باری تعالیٰ کی طرف ہے اس سے پہلے جو بھی موجودات تھیں وہ نہ سمیع تھیں نہ بصیر تھیں اور جانور بھی اگر سنتا تھا تو اس کا سننا فہم اور ادراک کے لحاظ سے اس سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں دیتا تھا کیونکہ بیان نصیب نہیں تھا، زبان نہیں تھی اس لئے اکثر سننا اس کا آوازیں ہی تھیں اور دیکھنا بھی اس کے لئے کوئی بہت زیادہ فائدہ بخش نہیں تھا کیونکہ وہ دیکھ کر اس کی کنہ کو نہیں سمجھ سکتا تھا اس کے پس منظر میں جو باتیں ہیں ان کا شعور نہیں رکھتا تھا تو ارتقائی سفر میں خدا تعالیٰ نے سب سے زیادہ جو نمایاں نعمت بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ دیکھو انسان کس طرح ماں کے پیٹ میں مختلف حالتوں سے گزرا ہے اور اس کی کچھ بھی حالت نہیں تھی ابتداء میں "فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا" پیدا ہوا ہے تو سننے والا بھی ہے اور دیکھنے والا بھی ہے تو سمیع اور بصیر کا صفاتِ باری تعالیٰ کے سمجھنے سے اور آئندہ اس سفر میں ترقی کرنے سے ایسا ہی تعلق ہے جیسا ایک مسافر کا زادِ راہ سے تعلق ہوتا ہے کوئی شخص اپنے ساتھ زادِ راہ لے کر نہ چلے تو وہ سفر میں یا ہلاک ہو جائے گا یا لوگوں کی محتاجی میں پڑا رہے گا۔ پس زادِ راہ کے لئے وہ صفات جو انسان کو اللہ نے عطا فرمائی ہیں ایک سُننے والی ہے اور ایک دیکھنے والی ہے اور سُننے کے نتیجے میں الہام ہے، اس کا تعلق پیدا ہوتا ہے اور دیکھنے کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی صنعت پر غور کر کے اس کو ادراک بصیرت عطا ہوتی ہے اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ صفاتِ باری تعالیٰ جو کل عالم میں جیسا وہ جلوہ گر ہو رہی ہیں ان پر غور کرے ان پر فکر کرے اور ان جیسا بننے کی کوشش کرے جوں جوں انسان خالق کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے اسی حد تک اس کی زندگی کا مقصد پورا ہوتا ہے ورنہ وہ واپس جانور کی حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے انسان میں اور جانور میں جو فرق ہے وہ صفاتِ باری تعالیٰ کی اعلیٰ جلوہ گری اور ایک مبہم سی جلوہ گری کا فرق ہے جانوروں میں جیسا کہ میں نے بیان

کیا سننے کی طاقت بھی ہوتی ہے دیکھنے کی بھی طاقت ہوتی ہے لیکن کسی جانور کی زندگی کے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے اسے سمیعًا بصیرًا قرار نہیں دیا پہلی بار انسان کے حق میں یہ دو صفات بیان فرمائی ہیں جو اللہ کی صفات ہیں۔ تو انسان سے پہلے کی زندگی میں صفاتِ باری تعالیٰ ایک جہنم حالت میں رہتی ہیں اور کوئی معین مفہوم پیغام اس کا ایسا نہیں دیتیں کہ وہ اپنے گردوپیش اپنے ماحول سے بالا ہو کر کائنات میں خدا پر غور کر سکے اور کائنات کے خدا پر غور کرنا اس کی وسعتوں کے ساتھ اس کی گہرائی کے ساتھ انسان کے سمیع اور بصیر ہونے کا تقاضا کرتی ہے اور یہی جانور کے ساتھ فرق ہے تو زاد راہ تو لے لیا اور سفر اختیار ہی نہ کیا تو کیسی بے وقوفی ہوگی۔ تیاری ساری کر لی لیکن آگے قدم نہ بڑھایا پس آگے قدم بڑھانا صفاتِ باری تعالیٰ کے تعارف کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے اور دوسرا اس لئے بھی ضروری ہے کہ انا للہ و انا الیہ راجعون میں ہمیں یہ پیغام دیا گیا ہے کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اب جس کی طرف لوٹ کر جانا ہے اگر آپ کی صفات اس کے ہم مزاج نہ ہوں تو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہی جہنم کا دوسرا نام ہے اور اگر آپ کی صفات ہم مزاج ہو جائیں اور آپ ان کو سمجھیں اور ان سے لذت یاب ہوں اور اتنی پیاری لگیں کہ اپنی ذات میں ان کو جاری کرنے کی کوشش کریں تو اس وقت پھر اس کی لقاء جنت بن جاتی ہے تو انسان کی جنت اور جہنم کا فیصلہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم صفاتِ باری تعالیٰ کی اس حقیقت کو کنہ کے ساتھ سمجھتے ہیں یا نہیں اور اگر سمجھتے ہیں تو اس جیسا ضرور بننے کی کوشش کریں گے اگر نہیں سمجھتے تو اس جیسا بننے کی ضرور کوشش نہیں کریں گے اور اس کا دوہرا نقصان ہے وہ جہنم جو بعد میں ملنی ہے اس سے پہلے اس دنیا میں بھی ہم خود اپنے لئے جہنم بنا لیتے ہیں۔

تمام عالم پر غور کر کے دیکھ لیں ہر فساد کی جڑ کسی اسم الٰہی کی مخالفت کے نتیجے میں ہے جہاں جہاں اسماء الٰہی کی بے حرمتی انسان اپنے عمل سے کرتا ہے وہاں وہاں فساد پیدا ہوتا ہے وہاں وہاں انسان کے لئے جہنم نکل آتی ہے تو اس دنیا کا ہمارا عمل قطعی طور پر ثابت کر دیتا ہے کہ جو جہنم بعد میں بنے گی وہ بھی ہمارے اعمال سے ہی بنے گی اور اس کا انحصار بھی صفاتِ باری تعالیٰ کے قریب تر ہونے یا اس سے دور ہٹنے کے اوپر ہے اگر قریب تر ہوں گے تو جنت کی طرف کا سفر ہے اگر صفاتِ باری تعالیٰ سے دور ہٹ رہے ہوں گے تو جہنم کی جانب سفر ہے اور اس دنیا میں بھی انسان روز مرہ کے مشاہدہ سے یہ بات جانتا ہے اور سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے کہ ہر فساد کی جڑ کسی صفتِ الٰہی کی مخالفت ہے کہیں انسان عدل سے گر جاتا ہے کہیں رحم سے گر جاتا ہے کہیں اور صفاتِ باری تعالیٰ ہیں علم کی صفت ہے اور بہت سی صفات ہیں ان میں جہاں جہاں بھی کمی آئے وہاں وہاں انسان اپنے لئے ایک جہنم بنا لیتا ہے اب وہ قومیں جو صاحبِ علم ہیں وہ بعض دفعہ جانتے بوجھتے بغیر کبھی خدا کی ایک صفت سے مشابہت اختیار کر جاتی ہیں اور جہاں جہاں وہ صفت علیم کے قریب ہوئی ہیں وہاں وہاں انہوں نے اپنی جنت بنائی ہے اس لئے یہ بہت ہی وسیع اور گہرا مضمون ہے اس کا تمام کائنات سے تعلق ہے اس لئے چونکہ ہماری زندگی ہماری بقا، ہماری بہبود اور ہمارے خطرات اور ہمارے نقصانات کا اس مضمون سے تعلق ہے اور یہی وجہ ہے ہمیں بتایا اس لئے گیا ہے تاکہ ہم صفاتِ باری تعالیٰ پر غور کر سکیں اس لئے لازم ہے کہ ہم ان صفات کو سمجھیں اور ان کے دائیں طرف بیٹھیں ان کے بائیں طرف نہ آئیں دائیں طرف بیٹھنے کا مضمون یہ ہے کہ جو بعض عیسائیوں نے سمجھا نہیں کہ پھر حضرت عیسیٰ اپنے خدا کے دائیں طرف بیٹھ گئے دائیں طرف سے مراد یہ ہے کہ نیکیوں کے ساتھ اس کی اطاعت میں جان دی اور اس کے دائیں ہاتھ بیٹھے یعنی اس کی مخالفت میں نہیں آئے اور بائیں ہاتھ کا مضمون قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ مخالفت کا مضمون ہے چنانچہ بائیں ہاتھ والوں کو جہنم کی خوشخبریاں دی گئی ہیں دائیں ہاتھ والوں کو جنت کی خوشخبریاں دی گئی ہیں تو دائیں یا بائیں سے مراد یہاں تائید یا مخالفت ہے۔

تمام عالم پر غور کر کے دیکھ لیں ہر فساد کی جڑ کسی اسم الٰہی کی مخالفت کے نتیجہ میں ہے۔ جہاں جہاں اسماء الٰہی کی بے حرمتی انسان اپنے عمل سے کرتا ہے وہاں وہاں فساد پیدا ہوتا ہے وہاں وہاں انسان کے لئے جہنم نکل آتی ہے

پس صفاتِ باری تعالیٰ کے دائیں ہاتھ بیٹھنے والے اپنے لئے جنت بناتے ہیں اور بائیں ہاتھ بیٹھنے والے اپنے لئے جہنم بناتے ہیں تو اگر صفات کا پتہ ہی کچھ نہیں تو آپ کو کیا پتہ کدھر بیٹھنا ہے اور کدھر نہیں بیٹھنا پھر تو آپ کی زندگی حادثات کا نتیجہ بن جائے گی اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں رہے گی۔ پس اس مختصر جواب کے بعد میں واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "غنی حمید" مال کی اس کو ضرورت نہیں لیکن تم غنی نہیں ہو تمہیں ضرورت ہے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے کہ غنی خدا سے تعلق باندھو۔

اب یہ جو مضمون ہے اسی کو انسان اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنے مشاہدے کے اوپر اطلاق کر کے دیکھے تو پھر اس کو سمجھ آتی ہے کیا ضرورت ہے غریب کو کہ امیروں کی خدمت میں حاضر ہو کر تحفے پیش کرتے ہیں اور اگر کوئی تحفہ نہ ہو غریب کے پاس فقیر ہو تو وہ کہتے ہیں بس پتہ ہی اس کا بادشاہ یا امیر کے حضور ایک تحفے کے طور پر پیش کر دینا کافی ہے جو امیر کو تحفے دیتا تھا اس کا امیر سے تعلق اس رنگ میں قائم ہوتا ہے کہ امیر اس کو لوٹا کے دیتا ہے اور زیادہ دیتا ہے ورنہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو امیروں کے لئے تو محنت کرتے ہیں، ان کو تحفے دیتے ہیں غریب کی طرف نظر ہی نہیں کرتے اور اپنے سے ادنیٰ کو کچھ نہیں دیتے اپنے سے اعلیٰ کو دیتے ہیں حالانکہ ضرورت اس کو ہے جو ان سے ادنیٰ ہے جن کے پاس کچھ نہیں ہے ان کو چھوڑ کر اعلیٰ کی طرف جو رجوع کرتے ہیں تو دل میں اصل میں یہ حرص ہوتی ہے کہ ہم جو مال دیں وہ بڑھ کر واپس ملے ضائع نہ ہو تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ غنی سے تعلق جوڑنا تمہارا کام تمہارے فائدے میں ہے اگر خدا تعالیٰ یہ مالی قربانی کا نظام نہ رکھتا اور تحائف قبول نہ کرتا تم سے تو پھر تمہارا نقصان تھا۔ تمہارا اللہ سے مالی قربانی کا تعلق قائم نہ ہوتا اور اس پہلو سے تمہارے اموال کو وہ برکت نہ ملتی جو طبعًا اور فطرتًا ایک غریب آدمی کے امیر آدمی سے تعلق کے نتیجے میں اس کو برکت ملتی ہے اور یہ برکت اس کی ہمیشہ یا تو کوشش کے نتیجہ میں ہے یا بہت ہی ایک دل نواز کوشش کے نتیجے میں ہے جو امیر کو اپنے تخت گاہ سے دل نواز دکھائی دیتی ہے اس کی اپنی نیت کچھ بھی ہو امیر جب اپنی بلندی سے ایک غریب کو تحفہ پیش کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس کا دل اس کی تعریف اس کی محبت سے بھر جاتا ہے کہ دیکھو اس غریب کے پاس کچھ بھی نہیں پھر بھی اتنا تعلق ہے مجھ سے کہ میری خاطر قربانی کر کے یہ سب کچھ لایا ہے اور پھر انسان اس کے نتیجے میں اس پر بہت مہربان ہو جاتا ہے یعنی اگر وہ شریف النفس ہو تو وہ اس سے بہت مہربانی کا سلوک کرتا ہے۔

اللہ جو غنی ہے جس کے پاس سب خزانے ہیں جب وہ اپنے بندوں کو موقع دیتا ہے کہ ہمیں جو تم دے رہے ہو اس

میں سے کچھ پیش کرو تو اس لئے نہیں کہ وہ ضرورتمند ہے واقعہ یہ ہے کہ امیر سے امیر آدمی بھی کسی نہ کسی پہلو سے ضرور ضرورتمند بھی رہتا ہے اور وہ حمید نہیں رہتا مگر اللہ تو حمید ہے اسے تو ادنیٰ بھی ضرورت نہیں ہے

اگر نیتیں پاک ہوں تو پھر ہر کوشش جو نیّت کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے وہ پیاری لگتی ہے — !

اس لئے جب وہ کسی ضرورت مند کو اپنے حضور کچھ پیش کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور اس سے اس کا تعلق غنیٰ کا استغناء کی صورت میں نہیں ہوتا بلکہ حمید دولت مند کے طور پر ہوتا ہے جو صاحب تعریف ہے اور صاحب تعریف ہوتے ہیں یہ بات لازم ہے کہ نیکی کا بدلہ اس سے بہت بڑھ کر عطا کیا جائے۔

تو اس پہلو سے جو ہمارا چندوں کا نظام ہے اس میں غنی اور حمید کو سمجھنا ضروری ہے لیکن اگر کوئی غنی کو پیش کرے لیکن دل میں خساست ہو چاہتا ہو کچھ پیش بھی ہو جائے نام بھی لکھا جائے لیکن میری چیز دل میں کمی نہ آئے۔ کمی آئے تو میری غلیظ چیزیں میں آئے کھانا گل سڑ رہا ہے تو کیوں نہ فقیر کو دے کہ اس کی بدبو سے نجات پائیں اور اللہ کی رحمت بھی حاصل کر لیں یہ جو چیز ہے یہ بھی غنیٰ سے ایک تعلق قائم کرتی ہے مگر استغناء کا تعلق اللہ ایسے شخص سے ان معنوں میں غنی ہو جاتا ہے کہ وہ مستغنی ہو جاتا ہے اس کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی اس کی وہ خدا کے نام پر گندی چیز دیتا ہے تو اپنے نام پہ کیوں نہیں دیتا۔ خدا کی خاطر اس کا بہانہ رکھو کر گند پھینکتا ہے نہیں اور کہتا ہے کہ میں نے خدا کو راضی کرتے ہوئے یہ فعل کیا ہے تو یہ چیز ناراضگی کا موجب بنتی ہے خدا سے پیار حاصل کرنے کا موجب نہیں بنتی۔

اور چندے کے تعلق میں اس مضمون کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیونکہ ہمارا نظام ایک پاک روحانی نظام ہے یہاں وہی چندہ باعث برکت ہوگا جو اس مضمون کو سمجھ کر پھر ادا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں جماعتیں ایسی ہیں بنگلہ دیش اور یوگنڈا جن میں چندوں میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ بنگلہ دیش میں خدا کے فضل سے بعض جو فدائی مخلصین ہیں وہ بہت بڑے بڑے بوجھ اٹھاتے ہیں بڑی بڑی قربانیاں کرنے والے موجود ہیں لیکن کچھ عرصہ ان سے اس طرح کھلم کھلا ان کی قربانیاں قبول کرنے کے بعد میں نے ان کو روک دیا اور جماعت کو اجازت نہیں دی کہ اب ان سے کچھ وصول کیا کریں جیسے از خود وہ وصول کیا کرتے تھے۔ اس میں یہ حکمت ہے جو صفات باری تعالیٰ کو سمجھنا اور ان کے مطابق عمل کرنا۔ وہ جب خرچ کرتے تھے تو رفتہ رفتہ ان کا ایک مقام اُبھرا جماعت میں، اور جماعت کی نظر ان پر پڑنے لگی گویا کہ وہ غنی ہیں اور اس کا دوہرا نقصان ہوا۔ جو چندہ دینے والے عام لوگ تھے وہ سمجھتے تھے کہ جب ضرورت پڑے جماعت ان کے حضور حاضر ہو جایا کرے ان سے ضرورتیں پوری ہو جائیں گی اور عام آدمی کا قربانی کا معیار بڑھانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ساری جماعت پر اس کا ایک گہرا منفی اثر پڑا اور ان کے ایمان کو۔ یہ بھی خطرہ تھا ان کے عجز، انکسار ان کے خلوص کو بھی خطرہ لاحق تھا چنانچہ جب یہ خطرہ پیدا ہوا کہ اگر ہر دفعہ ایسے موقعہ پر ان کو اجازت دی جائے کہ وہ آگے بڑھ کر ساری جماعت کی ضرورتیں پوری کریں تو "نعوذ باللہ من ذالک" شیطان ساتھ لگا ہوتا ہے ان کے اندر کہیں یہ دماغ میں کیڑا نہ آجائے کہ ہم غنی ہیں اور اللہ محتاج ہے یہ بعض دفعہ شعوری طور پر بعض دفعہ لاشعوری طور پر انسان کو ہلاک کر دیتا ہے تو ان دونوں ہلاکتوں کے پیش نظر میں نے جماعت کو نصیحت کی کہ ان کے پاس اپنی ضرورتوں

اور دین کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے یہ لوگ ہماری طرف جھکتے ہیں تو وہی مضمون کہ ہم غنی ہیں

کے لئے آپ نے ہرگز نہیں جانا آپ کو اجازت ہی نہیں ہے از خود اگر یہ شوق سے کچھ پیش کرنا چاہتے ہیں تو مجھے لکھیں اور میں اس کو جماعت کو واپس کروں گا جس طرح چاہوں، چاہے ان کا نام لوں یا نہ لوں اس کے بعد کچھ توازن میں معاملہ آگیا۔ ان کے خرچ بھی اعتدال پسند ہو گئے اور وہ جو بڑھ بڑھ کر غیر معمولی ضرورتیں پوری کرنے کا جو شوق تھا وہ مناسب حد اعتدال تک اتر آیا اور عمومی طور پر توجہ نسبتاً پہلے سے زیادہ چندوں کی طرف ہوئی۔ چنانچہ بنگلہ دیش کے چندوں کو آپ دیکھیں تو جب سے یہ ذرائع اختیار کئے گئے اللہ تعالیٰ نے کمی نہیں کی چندوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے لیکن بعض اور ایسے پہلو ہیں جن کی طرف ابھی اصلاحی توجہ نہیں ہو سکی

جن کے متعلق اب میں اعلان کرنا چاہتا ہوں اور اس کے نتیجے میں بعض پہلوؤں سے جماعت کا نقصان جاری ہے۔ وہ پہلو یہ ہے کہ اللہ جو حمید ہے یہ صرف پیسے کے معاملے میں غنی اور حمید نہیں ہے بلکہ خدمات کے معاملے میں بھی غنی اور حمید ہے اگر کسی ڈر سے انسان یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر ہم نے ان پر DISCIPLINARY ACTION لیا کوئی تادیبی کاروائی کی تو یہ اپنی خدمتوں سے ہاتھ کھینچ لیں گے۔ نظام جماعت کی بے غرضی کرتے ہوئے ان سے غیر منصفانہ سلوک کرتا ہے، غیر منصفانہ ان معنوں میں کہ بعضوں سے، غریب لوگوں سے نسبتاً کم صاحب حیثیت لوگوں سے اور سلوک ان سے کچھ اور سلوک، تو امتیازی سلوک کو بھی غیر منصفانہ سلوک ہی کہا جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے میں غیر منصفانہ کا لفظ استعمال کر رہا ہوں کہ ان کے خوف سے، ان کی خدمت سے ہاتھ کھینچنے کے نتیجے میں انسان اگر ان کی طرف توجہ کرتا ہے اور ان کی ان کمزوریوں سے پردہ پوشی کر لیتا ہے نظام جماعت جن کمزوریوں سے صرف نظر کی ان کو اجازت نہیں دیتا تو یہ ایک شرک بھی ہے اور خدا کے غنی اور حمید ہونے کا ایک عملی انکار ہے

خدا تعالیٰ نے یہ حکمت ہمیں سکھائی کہ میری راہ میں قربانی پیش کرتے ہوئے اپنی نیتوں کو کھنگالو، ان کو صاف ستھرا کرو اور پاکیزہ کی نیت باندھو پھر دیکھو میں تم سے کیسا سلوک کرتا ہوں اور ایسا غناء کا سلوک کروں گا جس سے تم حمد کے ترانے گاؤ گے اور پہلے سے بڑھ کر مجھے حمید سمجھو گے — !

چنانچہ جو نمائندہ میں نے اس دفعہ مجلس شوریٰ کیلئے بھجوایا ہے ان کو اس بات کی تاکید کی ہے کہ ایک بھی ایسا آدمی مجلس شوریٰ میں شامل نہ ہو جو خدا کے حضور اپنے چندوں کے معاملے میں صاف نہ ہو اور غریب ہو یا امیر یہ بالکل بحث نہیں ہے اگر امیر چندے کھا رہا ہے تو اس کو اجازت نہیں ہوگی مجلس شوریٰ میں شامل ہو اگر غریب دو کوڑی بھی اخلاص سے دے رہا ہے اور قاعدے اور قانون کے مطابق دے رہا ہے تو وہ عزت کے لائق ہے اس کو ضرور نظام جماعت میں شامل کرنا ہے جب یہ نصیحت کی گئی تو ایک حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ باوجود اس کے کہ عموماً چندوں میں حالت پہلے سے بہتر تھی، ایک لمبے عرصے سے جماعت اس قانون کو نظر انداز کر کے کہ بعض بڑے بڑے لوگ بعض جماعتوں کے متاثر جائیں گے۔ ان کی اس کمزوری سے صرف نظر کرتے ہوئے جماعت نے ان کو عہدے بھی دئے رکھے تھے اور ان کو مجلس شوریٰ کا ممبر بھی بنایا ہوا تھا جب یہ پیغام پہنچا تو ان کا گھبرایا ہوا جواب مجھے ملا میں نے کہا میں آدمی بھیج رہا ہوں اور اس کو یہ تاکید کر دی ہے میں نے اس لئے آپ کو متنبہ کر رہا ہوں اس کا تو مطلب ہے

کر پھر مجلس شوریٰ کے ممبر بہت تھوڑے رہ جائیں گے۔ میں نے کہا الحمد للہ اس سے اچھا اور کیا ہو سکتا ہے کہ تھوڑے ہوں اور پاکیزہ ہوں۔ وہ جو آپ نے بھرتی کی ہوئی تھی اسی کا نقصان ہے سارا۔ ان کی وجہ سے جماعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ خدا غنی ہے اور حمید بھی ہے اس کو کمزور دالوں کی اس وجہ سے کہ کہیں خدا کی خدائی بھوکی نہ مرنے لگے ضرورت نہیں ہے۔ وہ دانے تو اللہ خود ضائع فرما دیتا ہے اس کا قانون ضائع کر دیتا ہے اور انہی کی حمایت کرتا ہے جو اچھے بیج ہوں۔ تو اس لئے آپ کی خبر سے ایک لحاظ سے مجھے افسوس بھی ہوا۔ ایک لحاظ سے خوشی ہوئی ہے۔ خوشی اس لحاظ سے کہ آئندہ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کا نظام اب بلوغت کی طرف بڑی تیزی سے بڑھے گا اور بہت سی برکتیں جن سے آپ محروم چلے آ رہے تھے اب محروم نہیں رہیں گے۔ اور افسوس اس بات پر ہے کہ آپ نے اس کو نظر انداز کیا، میرے علم میں لائے ہی نہیں، ناجائز حرکت کی ہے۔ آپ پر اعتماد کیا گیا تھا آپ کو مرکزی عہدے دئے گئے تھے تاکہ نظام جماعت کی حمایت کریں لیکن آپ نے بزدلی اور کمزوری دکھائی اور نظام جماعت کے معاملے میں معاملہ اپنے ہاتھ میں لیا، نیتیں اپنی طرف سے اچھی رکھیں، نیتیں یہ تھیں کہ یہ دور دور کی جماعتوں کے لوگ بیچارے بے چارے خدمت کرتے ہیں، آ بھی جاتے ہیں، اس لئے ان کو اگر ہم نے قانونی طور پر مؤاخذے کی فہرست میں داخل کر لیا یعنی مؤاخذہ ہمارا ہوتا گیا ہے، یہی کہ ووٹ نہیں دینا، تم عہدیدار نہیں بن سکتے، اس سے زیادہ تو کوئی مؤاخذہ نہیں ہوتا، مگر چونکہ جماعت کو ایسے ہی مؤاخذہ کی عادت ہے اس لئے مؤاخذہ محسوس ہوتا ہے۔ یعنی ہماری جماعت میں سختی، گالی گلوچ، کوئی اور سزا بدنی یا دوسری نہیں ملتی لیکن یہی کافی ہے کہ تم ووٹ نہیں دو گے اب، اور یہ سب محسوس کرتے ہیں بڑی سختی کے ساتھ، تلخی کے ساتھ، بعض محسوس کرتے ہیں اور اصلاح پذیر ہو جاتے ہیں۔ بعض محسوس کرتے ہیں اور پھر جماعت کے نظام پر باتیں بنانا شروع کر دیتے ہیں تو جو جو کرتے ہیں ویسا ہی اللہ سے حصہ پاتے ہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ اللہ غنی بھی ہے اور حمید بھی۔ آپ کی بری باتیں جو نظام جماعت کو پہنچتی ہیں وہ اللہ کو نہیں پہنچتیں کیونکہ وہ حمید ہے۔ اور بالکل بے کار ہے ہوا میں چاند پر تھوکنے والی بات ہے اس سے کوئی بھی فرق نہیں پڑتا۔ اور جہاں تک آپ کی محنت یا آپ کے خلوص کا تعلق ہے اگر آپ جماعت کے لئے کچھ بھی نہ کریں تو اللہ اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ آپ کی مدد لے اور وہ دو طرح سے اپنے غنی اور حمید ہونے کا اظہار فرماتا ہے۔ ایک تو یہ کہ تھوڑے ہونے کے باوجود جو اخلاص سے خدمت کرنے والے ہیں، جو قربانی کرنے والے ہیں ان کی خدمتوں میں بہت برکت رکھ دیتا ہے۔ اور دوسرے یہ بتانے کے لئے کہ تم عددی نقصان بھی جماعت کو نہیں پہنچا سکتے کثرت سے ایسے لوگ پیدا کر دیتا ہے جو پھر ان کی طرح نہیں کرتے وہ اطاعت میں اور اپنے اخلاص میں ان سے بہتر ثابت ہوتے ہیں۔ تو دو طرح سے اس کا غنی اور حمید ہونا نکھر کر اور ابھر کر اور چمک کر جماعت کے سامنے آتا ہے اور ہمیشہ یہی ہوا ہے کبھی اس میں آپ کوئی استثناء نہیں دیکھیں گے۔

اس پیغام کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی پیش کرتے وقت پہلے اپنی نیتوں کو درست اور پاک کریں اور جو سب سے اچھا ہے وہ پیش کریں

تو یہی دو موقع ہیں جہاں یہ مضمون چلتے ہوں غنی اور حمید کا اکٹھا ذکر ہمیں قرآن کریم میں ملتا ہے اس کی مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے میں یوگنڈا کے متعلق بھی بتا دوں کہ یوگنڈا میں بھی مالی کمزوری ہے اور قربانی کی کمزوری ہے اور یہی وجہ ہے کہ یوگنڈا، باقی افریقہ کی جماعتوں پر جو خدا کے فضل نازل ہو رہے ہیں ان سے نسبتاً محروم ہے۔ سارے مشرقی افریقہ میں بعض کمزوریاں ایسی پائی جاتی تھیں جن کے نتیجے میں مغربی افریقہ میں جماعت کی نشوونما کے مقابل پر مشرقی افریقہ میں عشر عشیر بھی نہیں تھیں، غیر معمولی فرق تھا۔ لیکن اب جبکہ مغربی افریقہ اور بھی زیادہ جاگ کر پہلے سے بعض جگہوں میں سوگنا رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے تو یہ جو برکت کی ہوا چلی ہے اس میں مشرقی افریقہ کی رفتار بھی تیز سے تیز تر ہو رہی ہے اور امید ہے چند سال میں کایا پلٹ جائے گی۔ لیکن یہ ہوا معلوم ہوتا ہے یوگنڈا پہ نہیں چلی اور اس معاملے میں وہ ان برکتوں سے محروم چلا آ رہا ہے۔ اس کے عناصر کچھ اور بھی ہیں جن کا یہاں ساری عالمگیر جماعت کے سامنے رکھنا مناسب نہیں ہے۔ انشاء اللہ ان کی طرف توجہ کی جائے گی۔ مگر مالی قربانی کے لحاظ سے بھی وہ کمزور ہیں اور اس معاملے میں بھی عہدوں کے معاملے میں ان کی بعض کمزوریوں سے صرف نظر کی گئی۔ لیکن گذشتہ چند سال سے میں نے ان کی جماعت کو پوری طرح آگاہ کر دیا ہے کہ آپ خدا کا ساتھ دیں نہ دیں، رہیں نہ رہیں، مجھے اس پہلو سے نظام جماعت کی کوئی فکر نہیں۔ آپ کی فکر ہے۔ آپ کا نقصان میرے لئے تکلیف دہ ہوگا لیکن یہ خیال کہ مجھے نظام جماعت کی فکر ہے بالکل وہم ہے "واللہ غنی حمید" اللہ غنی بھی ہے اور حمید بھی ہے اس کو قطعاً آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں وہ خود پیدا کر دے گا اور اگر نظام جماعت کا احترام کیا گیا اور اس کے نتیجے میں ناراضگی پیدا ہو تو اللہ خود سنبھالے گا۔ اس لئے جو بعض بڑے بڑے بت بنے ہوئے تھے میں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ میں نے کہا ان کو کام سے الگ کر دیں معذرت کے ساتھ اور بے شک نئے آدمی آگے لائیں۔ لیکن ابھی تک کچھ ایسی کمزوریاں ہیں کہ عمومی طور پر تعداد میں کمی ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یوگنڈا کی ملکی بیماری ہے۔ سارے یوگنڈا میں جہاں خدا تعالیٰ نے بعض پہلوؤں سے ان کی عقلوں کو باقی افریقہ کے مقابل پر اگر برابر نہیں تو بعض دفعہ ان سے زیادہ جلا بخشی ہے۔ کم نہیں ہے کہیں بھی۔ آپ افریقہ کا دورہ کرتے ہوئے جب یوگنڈا جاتے ہیں تو وہاں کے نوجوان جو مسائل اٹھاتے ہیں، دینی تعلیم نہ ہونے کے باوجود قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں ان کی نظر گہرے گہرے مطالب پر اترتی ہے ان کے سوال بھی بڑے عارفانہ ہوتے ہیں، مجادلانہ بھی ہوں تو بات کم سے کم غور کرنے کے بعد کرتے ہیں۔ تو اس پہلو سے میں نے یوگنڈا کی عقل کو بہت روشن پایا ہے، یہ تحفہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک وقت تک یوگنڈا کو سارے افریقہ میں تعلیم کے لحاظ سے ایک جوہر خالص قرار دیا جاتا تھا۔ تمام دنیا کے ماہرین علم کی رائے میں یوگنڈا افریقہ میں تعلیمی لحاظ سے سب سے زیادہ ممتاز اور روشن دماغ تھا۔ اور وہ روشنی ابھی بھی وہاں ملتی ہے لیکن بعض بدیوں نے اس روشنی پر تاریکی کا سایہ کر دیا ہے اور ایک بدی ان میں سے جو سب سے زیادہ ہے وہ ہے جھوٹ۔ جھوٹ عام ہو گیا ہے وہاں اور بد دیانتی بہت ہو گئی ہے۔ یہ دو چیزیں ہیں جنہوں نے یوگنڈا کو ہر پہلو سے شدید نقصان پہنچایا ہے۔ وہاں کے جو سربراہ مملکت تھے ان سے ملاقات کے دوران میں نے کھل کر یہ بات پیش کی۔ میں نے کہا کہ آپ کو اخلاقی قدروں کی فکر کرنی چاہئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت دولتیں عطا کی ہیں۔ مشرقی افریقہ میں سب سے امیر ملک

یوگنڈا ہے اور صلاحیتوں کے لحاظ سے اللہ نے آپ کو صلاحیتیں بھی بخشی ہیں، علم کی دولت، ذہنوں کی جلاء، ہر چیز موجود ہے لیکن دو باتیں ہیں جنہوں نے آپ کو ہر اس پہلو سے فائدے سے محروم کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بطور نعمت آپ کو عطا کیا تھا۔ ایک جھوٹ کی عادت اور دوسرے بد دیانتی۔ کوئی فیکٹری، کوئی کاروبار وہاں چل ہی نہیں سکتا بد دیانتی کی وجہ سے اور اتنی زیادہ ہے کہ عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ خدا کرے اب پہلے سے فرق پڑ چکا ہو۔ مگر یہ بات جو میں بتا رہا ہوں یہ یوگنڈا کی برائی کی نیت سے انہیں بدنام کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ سمجھانے کی خاطر۔ اب مجلس شوریٰ ہو رہی ہے وہاں۔ ان کو میں یہ پیغام بھیج رہا ہوں کہ جماعت اس بات کا جہاد شروع کرے۔ اپنے اندر سے یہ دو برائیاں اکھیڑ پھینکے کیونکہ جو بد دیانت ہے وہ غنی سے تعلق نہیں جوڑتا بلکہ غیر اللہ سے تعلق جوڑ کر پیسے کھانے کی کوشش کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کو غنی سمجھتا نہیں اور دنیا کو اور مادے کو غنی سمجھتا ہے۔ اس لئے جو میں بات کر رہا ہوں غنی کے حوالے سے کر رہا ہوں اگر آپ غنی خدا سے تعلق جوڑنا چاہتے ہیں تو اس کے مستغنی پہلو سے نہ جوڑیں اس کی غناء جو عظمت ہے دولت کی یا ملکیت کی اس سے تعلق باندھیں اور اس سے تعلق باندھنے کا ایک اور ذریعہ یہ ہے کہ اس کے سوا ہر چیز کے غنی ہونے کا انکار کر دیں۔ رزق مانگیں تو اس سے مانگیں۔ توکل کریں تو اس پر کریں۔ غنی سمجھیں تو صرف اس کو غنی سمجھیں۔ اگر آپ یہ کریں تو بد دیانتی اس طرح غائب ہو جاتی ہے جیسے روشنی کے نتیجے میں اندھیرے غائب ہو جاتے ہیں۔ ایسے شخص کے ذہن میں بد دیانتی کا تصور آ ہی نہیں سکتا۔ اور پھر وہ جو کچھ خدا کے حضور پیش کرتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ اسے سجا کر اس طریق پر پیش کرے کہ غنی ہونے کے باوجود وہ اسے پیار سے قبول کرے۔

مال فی ذاتہٖ نہ خبیث ہو سکتا ہے نہ پاک ہو سکتا ہے۔ مال والے کے ساتھ جو اس کا تعلق ہے وہ اسے خبیث یا پاک قرار دیتا ہے

اس لئے بعض لوگ اپنی غربت کی کمزوری ڈھانپنے کے لئے جب تحفہ پیش کرتے ہیں تو بعض دفعہ بچے بھی خاص طور پر اس کو سجاتے ہیں، اس کے اردگرد کوئی چیزیں، پھول لگاتے، عجیب و غریب سی حرکتیں کرتے ہیں جو عام جو ذوق کا معیار ہے اس سے تو گری ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن جہاں تک ان کے پیار کی قبولیت کا تعلق ہے ان کا معیار بہت بلند ہوتا ہے کیونکہ ہر بچہ جو بچہ ڈالتا ہے کہ میں خوش ہو جاؤں کسی طریقے پر۔ کبھی سرخ سیاہی ہے، کبھی سبز سیاہی ہے، کبھی نیلی ہے، کبھی پھول بناتا ہے تاکہ وہ جو اس نے چھوٹا سا تحفہ رکھا ہے اس کو ایسے کاغذ میں لپیٹے جس پر اس نے اپنے ہاتھ سے پھول بوٹے بنائے ہوئے ہیں۔ تو وہ پھول بوٹے اپنی ذات میں تو کوئی کشش کا موجب نہیں مگر اس کی ادا بہت پیاری ہوتی ہے، اس کی کوشش نظر کو اچھی ہی نہیں لگتی بلکہ اپنی محبت میں خرید لیتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا جو بندوں سے تعلق ہے وہ یہ نسبت جو میں نے مثال پیش کی ہے اس کے مقابل پر دس کی نسبت اتنی زیادہ ہے کہ ہم اس کو شمار ہی نہیں کر سکتے۔ ہم ہر چیز جو خدا کے حضور پیش

ہی سجا کر بھی پیش کریں اللہ کے نزدیک جو حقیقت میں غنی ہے اور ذوق کے اعتبار سے خدا کا ذوق اس کی خلقت میں اس کی ہر چیز میں جو دکھائی دیتا ہے وہ ہماری سجاوٹ کی کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھتا فی الحقیقت۔ لیکن کیونکہ حمید ہے صرف غنی نہیں ہے اس لئے وہ اپنے حمد کے جلوے ہم پر الٹتا ہے اور صاحب حمد بن کر ہماری کمزور چیزوں کو بھی پیار کی نظر سے دیکھتا ہے۔ مگر نیتوں پر نظر رکھتے ہوئے نہ کہ ظاہر پر نظر رکھتے ہوئے۔ اسی لئے قرآن کریم کی جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس میں فرمایا ہے "ولا تیمموا الخبیث" دیکھو خبیث کی نیت نہ کرنا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ ہم نیت نہ بھی کریں تو پھر بھی مال خبیث ہو سکتا ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان کو پتہ ہی نہیں ہوتا اپنے کسی پیارے کو تحفہ بھیجا اور اس عرصہ میں اس کے علم کے بغیر اس میں زہر پیدا ہو چکا تھا اور دوسرے دن حال پوچھا تو پتہ لگا ساری رات ان بے چاروں کو الٹیاں آتی رہیں اور بے حال رہے حالانکہ جس نے بھیجا تھا اس کی نیت میں کوئی فتور نہیں تھا۔ تو بسا اوقات نیت میں فتور نہ ہونے کے نتیجے میں بھی چیز خراب ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خراب چیز کی میں بحث چھیڑتا ہی نہیں۔ تمہاری نیت پاک ہو تو ہر چیز کو قبول کر لوں گا اور نیت پاک ہو تو تمہاری ساری چیزیں در اصل تو ایسی ہیں جو خدا کے لئے قبول کرنے کے لائق ہیں ہی نہیں۔ نیت ہی ہے جو فرق ڈالتی ہے۔ اس لئے نیتوں کو پاک صاف رکھنا اور اگر نیتیں پاک ہوں تو پھر ہر کوشش جو نیت کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے وہ پیاری لگتی ہے۔ وہ سجی ہوئی چیز خواہ دنیا کے ذوق سے کتنی ہی گری ہوئی ہو مگر اگر نیت میں محبت ہے اور خوش کرنا ہے تو ہر حالت میں وہ چیز اچھی لگے گی۔

میں بنگلہ دیش کی جماعت کو بھی اور یوگنڈا کی جماعت کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ مالی لحاظ سے بھی آپ غنی اور حمید خدا کی طرف لوٹیں اور دنیا کے اموال کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ لیکن جو دے گا اور خدا کو اخلاص کے ساتھ دے گا اللہ اس کے ساتھ برکت کا سلوک فرمائے گا اور وہ اپنے خدا کو غنی اور حمید پائے گا

پس خدا تعالیٰ نے یہ حکمت ہمیں سکھائی کہ میری راہ میں قربانی پیش کرتے ہوئے اپنی نیتوں کو کھنگالو، ان کو صاف ستھرا رکھو اور پاکیزہ کی نیت باندھو، پھر دیکھو میں تم سے کیا سلوک کرتا ہوں اور ایسا غناء کا سلوک کروں گا جس سے تم حمد کے ترانے گاؤ گے اور پہلے سے بڑھ کر مجھے حمید سمجھو گے۔ پس بنگلہ دیش ہو یا یوگنڈا ہو یا دوسری جماعتیں وہ اس پیغام کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی پیش کرتے وقت پہلے اپنی نیتوں کو درست اور پاک کریں اور جو سب سے اچھا ہے وہ پیش کریں جس میں گندگی نہ لگی ہے، وہ مال جو گندہ ہے، جو رشوت کی کمائی ہے مثلاً یا حرام خوری ہے، لوگوں کے پیسے کھا کر اکٹھا کیا گیا ہے وہ خدا کے حضور پیش ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ کو پتہ ہے اس لئے آپ نے نیت کرتے وقت فیصلہ کرنا ہے کہ محض پاک مال جو میرے علم میں

پاکیزہ اور صاف ستھرا ہے وہی میں پیش کروں گا۔

جہاں تک ناپاک مال کا تعلق ہے وہ انسان کی طرف سے خدا کے حضور پیش ہو ہی نہیں سکتا یہ گستاخی بھی ہے اور گناہ بھی ہے۔ اس ضمن میں ایک بات سمجھانے والی ہے کیونکہ اکثر لوگوں کے دماغ میں جو سود کے معاملے میں نظام جماعت کے مسلک پر غور کرتے ہیں یہ سوال اٹھ سکتے ہیں۔ اگر سودی روپیہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ اسے دین کے سپرد کردو خدا کی راہ میں وہ روپیہ خرچ ہو جائے گا۔ تو سوال یہ ہے کہ ان آیات کا اس مسلک سے تصادم تو نہیں ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ "تیمموا الخبیث" نہیں کرنا، کوئی گندی چیز میرے حضور پیش نہیں کرنی اور دوسری طرف جماعت کہتی ہے کہ وہ سب سے خبیث کمائی سود کی کمائی جو ہے وہ اللہ کے حضور دے دیا کرو، اس کا کوئی حرج نہیں۔

وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلے کی فراست اور گہرائی سے واقف نہیں ہیں ان کو یہ تضاد دکھائی دیتا ہے حالانکہ اس میں کوئی تضاد نہیں۔ دو باتیں ہیں جو آپ کو اچھی طرح مال کے معاملے میں سمجھنی چاہئیں۔ مال فی ذاتہٖ نہ خبیث ہو سکتا ہے نہ پاک ہو سکتا ہے۔ مال والے کے ساتھ اس کا جو تعلق ہے وہ اسے خبیث یا پاک قرار دیتا ہے۔ ایک کنچنی جو مال کماتی ہے وہ اپنے اوپر جب مال خرچ کرتی ہے تو وہ خبیث مال ہے۔ اگر اسے اپنی طرف سے خدا کے حضور پیش کرتی ہے تو خبیث مال ہے لیکن اگر وہ مال پھینک دے اور کوئی اور اٹھائے اور نیک اور پاکباز انسان ہو اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے وہ کسی غریب کو دے دے یا کسی اچھے کام پر لگا دے تو مال اپنی ذات میں گندہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کنچنی جب اپنے مال سے کوئی چیز خریدتی ہے تو دکاندار اس مال کو گندہ کر کے ایک طرف نہیں پھینکتا۔ اگر وہ جانتا بھی ہو کہ یہ کسبی عورت ہے اور اس نے غلط طریقے پہ مال کمایا تھا تو اس کا اس کے ساتھ جو معاملہ ہے وہ محض تجارت کا معاملہ ہے اور اگر دکاندار نے بد دیانتی کوئی نہیں کی تو وہ مال جب دکاندار کے ہاتھ میں آتا ہے تو پاک ہوتا ہے۔ اس لئے مال فی ذاتہٖ گندہ ہو ہی نہیں سکتا۔ نہ مال فی ذاتہٖ اچھا ہو سکتا ہے۔ ہاں کھانے پینے کی چیزیں فی ذاتہٖ گندی بھی ہو جاتی ہیں اور اچھی اور طیب بھی ہوتی ہیں۔ اب رہا یہ مضمون کہ سود کو کیا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی سود کی کمائی والے کو یہ نہیں فرمایا کہ اپنی طرف سے اسے چندہ دے دو۔ کیونکہ جب وہ اپنی طرف سے چندہ دے گا تو اپنی طرف سے، اپنی نیت سے، اپنے گندے مال کو خدا کے حضور پیش کر رہا ہو گا اور یہ گستاخی بھی ہے اور گناہ بھی ہے۔ جو مال وہ سمجھتا ہے کہ خبیث ہے وہ اپنی طرف سے دے سکتا ہی نہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ تم چندہ دے دو۔ آپ نے فرمایا نہ یہ چندہ نہ اس کا کوڑی کا ثواب نہیں ملے گا۔ سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ ایک مال ہے اگر تم نے اپنے تعلق سے اس کو کاٹ دیا تو اس کی خباثت ختم۔ کیونکہ سود اگر تم استعمال کرتے ہو تو وہ سود بن جاتا ہے اور خباثت ہے۔ جب تم اپنی ذات سے اس کا تعلق کاٹ دیتے ہو تو محض مال ہے اس کے خرچ میں تمہاری کوئی نیت نہ ثواب کی نہ جزا کی، کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ایسے مال کو تم کیا کرو گے۔ آپ نے فرمایا خدا کی طرف لوٹایا جا سکتا ہے، چندے کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہر چیز کا وہ مالک ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اس کو مٹی میں پھینک دو یا کوئی اور شخص اٹھائے اس کو استعمال کرے تو تم خدا کی طرف اس اصول کے پیش نظر لوٹا دو کہ مالک کل وہ ہے اور مال اپنی ذات میں جو خدا کی طرف لوٹے وہ گندہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر سود کمانے والا سود کی کمائی کے طور پر چندہ دیتا ہے تو خبیث مال ہے اس لئے اس مال سے چندہ ہی نہیں دیا جا سکتا۔

یہ وہ حکمت ہے جس کے نہ سمجھنے کے نتیجے میں بعض لوگوں کے دلوں میں سوال اٹھتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں اشارۃً بھی وہ روپیہ جو سود کا روپیہ بنک دیتے ہیں ان کو چندہ میں دینے کا ذکر نہیں فرمایا۔ آپ نے فرمایا یہ تمہاری ملکیت نہیں ہے کیونکہ تمہیں سود کی کمائی لینے کا حق ہی کوئی نہیں۔ جب تمہاری ملکیت ہی نہیں رہی تو سودی پہلو اس سے جھڑ گیا۔ کیونکہ سودی ملکیت کا تصور جو ایک مال کے رشتے کو ایک آدمی سے باندھتا ہے اس تصور میں خباثت ہے جب تم مالک رہے ہی نہیں اس کے تو وہ سود بھی نہ رہا، کچھ بھی نہ رہا۔ اب وہ ایک مال ہے اسے کیا کرو۔ آپ نے فرمایا اگر تم نہ لوگے تو بطور مال کے عام طور پہ اس زمانے میں یہ ہوتا تھا کہ بنک ایسے مال کو جس کا مالک نہ ہو اس کو عیسائیوں کو دے دیا کرتا تھا اور حکومت کے کچھ ایسے قوانین تھے۔ تو آپ نے فرمایا اب اس کی حیثیت صرف مال کی رہ گئی ہے، تم نے استعمال نہیں کیا، تم نے نہ چندہ دیا، نہ اس کو کھایا، نہ کسی اور مصرف میں لائے اس مال کو اب کیا کرنا ہے، کہاں پھینکنا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم خدا کی طرف نہیں لوٹاؤ گے تو خدا کی مخالفانہ طاقتوں کی طرف لوٹ جائے گا اس لئے اس کو خدا کی طرف لوٹا دو کہ اے خدا تو مالک کل ہے تیرا مال اور میں اس سے اپنا ناجائز تعلق جو قائم ہوا تھا میں کاٹ دیتا ہوں تو سود کی حلت کا کوئی اشارہ بھی اس فیصلے میں نہیں پایا جاتا اور حرمت کا تعلق چونکہ نیت سے ہے اس لئے اپنی نیت سے وہ چندہ دے ہی نہیں رہا اس کا خدا کے حضور خبیث مال پیش کرنے کا سوال ہی کوئی نہیں۔ جو دے گا اس کو پتہ ہے کہ میرا ایک کوڑی کا بھی اس میں ثواب نہیں کیونکہ میری ملکیت نہیں ہے۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم اس کو بعض غریبوں پر نہ خرچ کردیں، بعض اپنے عزیزوں پر نہ خرچ کردیں کیونکہ سود کی منا ہی تو دراصل غریبوں کی حق تلفی کے پیش نظر کی گئی ہے۔ تو میں ان کو یہ لکھتا ہوں آپ کی چیز ہی نہیں ہے آپ کس طرح خرچ کر سکتے ہیں۔ جو دنیا میں خدا کی ملکیت کا نمائندہ نظام ہے اس کے سوا اس مال کو کسی کو خرچ کرنے کا حق نہیں اس لئے آپ آنکھیں بند کر کے اس طرح واپس کریں خدا کو کہ جو تیرا نظام اس دنیا میں تیری نمائندگی کر رہا ہے وہ اس روپے کو جو چاہے خرچ کرے ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہمارا تعلق ٹوٹ گیا۔ ہمارا پیسہ ہے ہی نہیں اور جب آپ کا پیسہ نہیں رہا تو وہ سود کا پیسہ ہی نہیں رہا وہ اسی طرح ایک مال بن گیا جیسے مال چکر کھاتا رہتا ہے ہاتھوں میں، اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

تو یہ ضمناً میں نے مسئلہ چھیڑا ہے مگر آخر پر بنگلہ دیش کی جماعت کو بھی اور یوگنڈا کی جماعت کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ مالی لحاظ سے بھی آپ غنی اور حمید خدا کی طرف لوٹیں اور دنیا کے اموال کی پرواہ نہ کریں۔ لیکن جو دے گا اور خدا کو اخلاص کے ساتھ دے گا اللہ اس کے ساتھ برکت کا سلوک فرمائے گا اور وہ اپنے خدا کو غنی اور حمید پائے گا۔ اور جو نہیں دے گا اور کنجوسی کرے گا تو وہ کنجوسی اپنے خلاف کرے گا اور خدا کی غنا اس کے لئے استغنا بن کر ابھرے گی اور اس سے بے پرواہ اور مستغنی ہو جائے گا۔ اس لئے اس کی بھی پرواہ نہ کریں کہ کوئی آدمی جیسے آپ عزت نہ دیں یا ناجائز طور پر چندے نہ دیں۔ وہ اپنی خدمت کا ہاتھ کھینچ لے گا۔ اگر وہ کھینچے گا تو اللہ کو غنی اور حمید پائے گا اور اللہ اس سے بہت زیادہ موثر خدمت کرنے والے نظام جماعت کو عطا کر دے گا۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

تبلیغی و تربیتی مساعی

جماعتہائے احمدیہ بھارت میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

درج ذیل جماعتوں نے نہایت شایان شان طریقے سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا انعقاد کر کے ادارہ بدر کو اشاعت کے لئے رپورٹیں بھجوائی ہیں جگہ کی تنگی کی وجہ سے صرف ان جماعتوں کے نام بغرض دعا پیش ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں اس مبارک موقع پر جلسوں کے علاوہ چراغاں اور خدمت خلق کی رپورٹیں بھی ملی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ منگلور۔ شاہجہانپور۔ عثمان آباد۔ جمشید پور۔ پینگاڈی ۔ منکال۔ بنارس۔ کرڈاپلی۔ ساگر۔ لجنہ اماء اللہ عثمان آباد۔ مادونت واڑی۔ بھدرواہ۔ شموگہ۔ کیندرا پاڑہ۔ گورکھا ر نیپال۔ کلکتہ۔ دھوال ساہی (اڑیسہ)۔ آترا پورم (کیرلہ)۔ سیتا پور (یوپی)۔ سورو۔

* مدر لور نیا گاؤں - اوروے پور کیرلہ

جماعتہائے احمدیہ بھارت میں ہفتہ قرآن مجید کی تقاریب

درج ذیل جماعتوں نے ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مختلف تقاریب کی رپورٹیں ادارہ بدر کو ارسال کی ہیں تنگی جگہ کی وجہ سے ان جماعتوں کے نام پیش کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کو مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔

جماعت احمدیہ مینکال۔ کالکلم۔ ساگر۔ منگلور۔ کرڈاپلی۔ کالیکٹ۔ کمرولائی۔ پیتھ پیریم۔ آترا پورم۔ چینتہ کنٹہ۔ پینگاڈی۔

مینکال (اڑیسہ) کی قریبی ہندو بستی میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ مینکال سے پندرہ کلومیٹر قریب ایک ہندو گاؤں VITUDA میں ایک تبلیغی جلسہ یوم پیشوایان مذاہب کے طور پر منایا گیا جس میں دیگر احباب کے علاوہ ۳۰ تعلیم یافتہ ہندو بھائی بھی شریک ہوئے۔ صدارت بھاسکر جیندر جینا نے کی تلاوت قرآن مجید اور اس کا اڑیہ ترجمہ خاکسار سید فضل نعیم نے سنایا۔ محترم سبحان خان صاحب جمعہ خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ ہندو بھائیوں کے مختلف سوالات کے جواب دیئے گئے۔

خاکسار۔ سید فضل نعیم معلم وقف جدید مینکال

آگرہ کے معززین کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی پیشکش

(۱) مورخہ ۲۹-۳-۹۵ کو مکرم جناب ولی محمد خان صاحب سابق صوبیدار آف تاج گنج کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

(۲) مورخہ ۱-۴-۹۵ کو مکرم جناب رضوان احمد صاحب S.S.P آگرہ کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

(۳) مورخہ ۲-۴-۹۵ کو مکرم جناب رام کمار گپتا نائب سٹی مجسٹریٹ آگرہ کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

(۴) ۲۰-۴-۹۵ کو مکرم جناب مہیندر متصریا ضلع مہامنتری سمتا پارٹی آگرہ کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا۔

(۵) ۲۲-۴-۹۵ کو مکرم جناب ڈاکٹر ایم اکرم صدیقی M.B.B.S. M.S. کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

(۶) مورخہ ۱۰-۵-۹۵ کو مسٹر سمان اجیتے ویر سنگھ پولیس انسپکٹر ا۔ ۳۔ ے کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

(۷) مورخہ ۱۹-۵-۹۵ کو مسٹر یمان ڈی کے رائے S.P. سٹی آگرہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

(۸) مورخہ ۲۵-۵-۹۵ کو مکرم جناب مبین احمد صاحب پولیس انسپکٹر تھانہ شاہ گنج کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

خاکسار۔ عقیل احمد سہارنپوری معلم وقف جدید بیرون آگرہ

آسنور (کشمیر) میں مجالس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۱-۱۲ اگست ۱۹۹۵ء کو جماعت احمدیہ آسنور میں منعقد ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ حضور پُرنور کی دعاؤں سے خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی یہ پہلی کوشش کامیاب رہی۔

دفتر رجسٹریشن کے مطابق اس صوبائی اجتماع میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۶۴ خدام اور ۳۸۰ اطفال صوبہ کی ۱۶ مجالس سے شامل ہوئے۔ الحمدللہ اس کے علاوہ کافی تعداد میں خدام و انصار شامل ہوئے۔

۱۰ اگست ۱۹۹۵ء رات عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں تمام آسنور بستی کو دلہن کی طرح سجایا گیا اور چراغاں کیا گیا۔ یہ نظارہ دیکھنے کے قابل تھا۔

۱۱ اگست ۱۹۹۵ء بعد نماز جمعہ محترم امیر صاحب صوبہ جموں و کشمیر نے اس بابرکت روحانی اجتماع کا افتتاح کیا اور مبلغ انچارج صوبہ کشمیر نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مختصر تقریر کی۔

اجتماع میں خدام و اطفال کے مختلف علمی و ورزشی اور ذہنی مقابلہ جات کرائے گئے۔

مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۹۵ء ٹھیک دن کے بارہ بجکر بیس منٹ پر محترم قائد صاحب علاقائی کی صدارت میں اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں تقسیم انعامات کا روح پرور نظارہ قابل دید تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک دن کے دو بجے یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم شاہ ناظم اعلیٰ صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر

آترا پورم (کیرلہ) میں میڈیکل کیمپ

مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۹۵ء کو صوبائی نظام کے تحت آترا پورم ہائی سکول میں ایک میڈیکل کیمپ نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ محترم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کیرلہ کی زیر قیادت مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب، ڈاکٹر فرہاد احمد صاحب، اور ڈاکٹر نہادا احمد صاحب پر مشتمل ڈاکٹروں نے نہایت شاندار رنگ میں اس کیمپ کو چلایا۔ محترمہ ساجدہ شریف صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شریف احمد صاحب نے compounder کا فریضہ باحسن و خوبی سرانجام دیا۔ لجنہ اماء اللہ کی صدر صاحبہ اور بعض ممبرات نے بھی رضاکارانہ فرائض سرانجام دیئے۔

بعض غیر احمدی حلقوں میں کئے گئے پروپگنڈہ کی وجہ سے شروع میں کم لوگ پہنچے یعنی قادیانی ڈاکٹرز ٹیکہ لگوا کر قادیانی بنانے آئے ہیں۔ ٹیکہ لگتے ہی اُن کے اندر قادیانیت سرایت کرے گی وغیرہ۔

لیکن کچھ وقت کے بعد غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کی آمد شروع ہوئی۔ حتی کہ شام کے ۴ بجے اختتام ہونا تھا۔ لیکن مریضوں کی بہتات کی وجہ سے ۵½ بجے تک جاری رکھنا پڑا۔

صبح دس بجے مقامی پنچایت پریذیڈنٹ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اس قسم کی خدمت خلق کی سرگرمیوں کو سراہا۔

ایک ہندو لیڈی ڈاکٹر نے تین گھنٹے اپنے آپ کو اس کیمپ کے لئے وقف کیا تھا۔

اس کیمپ میں ۲۵۹ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا اور اُن کو قیمتی دوائیاں بھی مفت تقسیم کی گئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کیمپ بہت کامیاب رہا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ڈاکٹر صاحبان اور دیگر خدمت گاروں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آئندہ بھی ایسی مقبول خدمات بجا لاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ

کلکتہ میں ایک روزہ اجتماع

مجالس اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا مشترکہ ایک روزہ کامیاب اجتماع تہجد - نماز - درس - پرچم کشائی اور علمی و ورزشی مقابلوں کا بہترین سنگم تھا - ۱۵۰ سے زائد احباب کی شرکت اور تقریباً ۵۰ انعامات کی تقسیم کا حسین منظر قابل دید تھا۔

حسب اعلان مورخہ ۲۷ اگست ۹۵ء بروز اتوار صبح ۳:۴۰ بجے تہجد کی باجماعت نماز اور فجر کی نماز و درس قرآن مجید پھر اجتماعی تلاوت قرآن کریم جس میں تقریباً ۵۰ اطفال - خدام اور انصار شریک تھے سے شروع ہوا۔

مسجد احمدیہ کے سرسبز و شاداب کمپاؤنڈ میں پرچم کشائی بدست مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت ہائے بنگال و آسام ہوئی۔

ازاں بعد تلاوت کلام پاک سے جو مکرم حمید الدین صاحب شمس نے کی اور پھر مکرم امیر صاحب نے ہی ایک لمبی دعا کرائی - اور پھر باقاعدہ اجتماع کا علمی مقابلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے اطفال الاحمدیہ کا مقابلہ حسن قرأت - مقابلہ نظم خوانی اور مقابلہ تقاریر ہوا - تقاریر کے لئے پہلے سے موضوع "اطاعت والدین" اور "حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے ساتھ حسن سلوک" دیا گیا تھا جس کی تیاری سارے اطفال کر کے آئے تھے۔

اطفال کے بعد خدام اور خدام کے بعد انصار کا مقابلہ ہوتا رہا - مقابلوں کے بیچ ۲ بجے نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہوا جس کے بعد شام کو تقریباً ۵ بجے مشترکہ ورزشی مقابلہ جات ہوئے - جس کے بعد تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا - بعد دعا مجالس کا ایک روزہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع میں تقریباً ۱۳ احباب جو داعی الی اللہ کی تربیت لینے کلکتہ آئے ہوئے تھے وہ بھی شریک ہوئے - یہ سب کے سب دوست نو مبائع تھے - اور اس مجلس کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے اور بہت خوش ہوئے۔

خاکسار - محمد فیروز الدین انور سیکرٹری تعلیم و تربیت کلکتہ

مجالس انصار اللہ صوبہ کرناٹک کا تیسرا
کامیاب سالانہ اجتماع

الحمد للہ امسال مجالس انصار اللہ کرناٹک کا صوبائی سالانہ اجتماع شیموگہ میں منعقد کرنے کی منظوری محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے مرحمت فرمائی - چنانچہ مورخہ ۱۶ جولائی بروز اتوار مسجد احمدیہ شیموگہ میں اجتماع کا انعقاد عمل میں آیا - اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے دو ماہ قبل سے اجتماع کی تیاریاں شروع کر دی گئیں - پروگرام کے مطابق اجتماع کی کارروائی نماز فجر سے ہی شروع ہوئی -

مہمانوں کی آمد :- صوبہ کرناٹک کی دور دراز مجالس سے ایک روز قبل ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی - جو اجتماع کے شروع ہونے تک بھی جاری رہی - نماز فجر اور درس الحدیث کے ساتھ اجتماع کی کارروائی کا آغاز ہوا - نماز اور درس کے بعد تمام انصار نے اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی - تلاوت قرآن مجید کے بعد صبح ۸ بجے تمام انصار نے اجتماعی ناشتہ کیا - ناشتہ وغیرہ کے بعد ٹھیک ۹:۳۰ بجے صبح اجتماع کا تقریری پروگرام شروع ہوا۔

افتتاحی اجلاس :- ٹھیک ۹:۴۰ بجے مکرم محمد صبغت اللہ صاحب ناظم انصار اللہ صوبہ کرناٹک کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا - خاکسار مقصود احمد بھٹی نے سورۃ صف کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا - تلاوت کے بعد محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر جماعتہائے احمدیہ کرناٹک نے لوائے احمدیت لہرایا - اس کے بعد مکرم سید خلیل احمد صاحب زعیم انصار اللہ شیموگہ نے انصار کا عہد دہرایا - عہد کے بعد مکرم بی ایم احمد صاحب آف بنگلور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا - بعدہٗ مکرم محمد صبغت اللہ صاحب صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا - جس میں موصوف نے احمدیت کے قیام اور انصار کی ذمہ داریوں پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی - افتتاحی تقریر کے بعد مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے دعوت الی اللہ اور انصار کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی - اس کے بعد خاکسار مقصود احمد بھٹی نے تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت امیر المومنین کے ارشادات کی روشنی میں انصار کو معاشرے کی اصلاح کی طرف متوجہ کیا - خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر صوبائی کرناٹک نے انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے جماعت کی ترقیات کا تذکرہ کیا - اس دوران مکرم برکات احمد صاحب سلیم زعیم انصار اللہ بنگلور نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا - تیسری تقریر کے بعد مکرم ایم - بی شریف احمد صاحب آف مرکرہ نے اور مکرم برکات احمد صاحب سلیم زعیم انصار اللہ نے تقاریر کیں -

اس طرح ٹھیک ۱ بجے دوپہر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا -

دوران اجتماع انصار اللہ کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے - اجتماع میں تمام قیام و طعام کے انتظامات مجلس انصار اللہ شیموگہ نے کئے - جبکہ خدام اور لجنہ کی منتظمیوں نے بھی انصار کے ساتھ بھر پور تعاون کیا - اللہ تعالیٰ سب کو اس کی جزا عطا فرمائے - آمین

عالمی بیعت میں شرکت :- اجتماع کے اختتام کے معاً بعد حاضرین نے براہ راست M.T.A کے ذریعہ عالمی بیعت کے پروگرام میں شرکت کی - اور حضور انور کے ساتھ ساتھ عہد بیعت کو دہرایا - اور عالمی دعا میں بھی شمولیت اختیار کی - اسی طرح کھانے اور نماز مغرب و عشاء کے ساتھ اجتماع کے پروگرام اختتام پذیر ہوئے - اللہ تعالیٰ ہماری تمام ترحقیر مساعی کو قبول فرمائے -

خاکسار - مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ شیموگہ

لجنہ اماء اللہ کرناٹک کا دوسرا سالانہ اجتماع

الحمد للہ امسال لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کرناٹک زون سطح کو دوسرے ۲۹ اپریل کو دوسری مرتبہ کامیاب سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی - محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی منظوری پر یہ اجتماع بنگلور میں منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا -

اجتماع کمیٹی نے بڑی محنت سے پروگراموں کو تشکیل دیا - اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اجتماع کی کامیابی و خصوصی دعا و ہدایات کے لئے درخواست بھی کی گئی - چنانچہ یہ اجتماع مسجد احمدیہ بنگلور کے صحن میں پردے کی رعایت سے منعقد کیا گیا - الحمد للہ -

اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کے خدام اور انصار بزرگان نے خصوصی تعاون کیا - جزاہم اللہ تعالیٰ -

افتتاحی اجلاس :- مورخہ ۲۹/۴/۹۵ بروز ہفتہ صبح ۱۱ بجے اجتماع کی کارروائی عمل میں آئی - پروگرام شروع ہونے سے قبل ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات نے زندہ باد کے نعروں اور جھنڈیاں ہلا کر تمام مہمانوں کا پرجوش استقبال کیا - اور ساتھ ساتھ احمدیت زندہ باد کا ترانہ دہرایا جاتا رہا - بعدہٗ پر کشش ترانے کے بعد محترمہ بیگم صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کرناٹک زون کی صدارت میں پہلا اجلاس کی کارروائی عمل میں آئی - محترمہ فرخندہ بیگم صاحبہ بنگلور کی تلاوت سے کارروائی کا آغاز ہوا - بعدہٗ محترمہ ... بیگم صاحبہ نے عہد پڑھ کر دہرایا - اس کے بعد محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے حدیث پڑھ کر سنائی - نظم محترمہ مسعودہ صدیقہ صاحبہ نے ... عاشق تجھ کو ... خوش الحانی سے پڑھی - اس کے بعد خاکسار سلیمہ بیگم صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کرناٹک زون نے تقریر کی - محترم صوبائی امیر صاحب بنگلور نے موقعہ کی مناسبت سے تمام ممبرات سے اپنی لجنہ و ناصرات کو مختصر اور جامع نصائح فرمائیں - محترمہ طاہرہ کلیم صاحبہ نے صوبہ کرناٹک کی سالانہ رپورٹ پیش کی - ...

کے بعد خاکسار نے اپنے خطاب میں تمام مستورات کو مبارکباد پیش کی۔ اور اختتامی دُعا کرائی۔ دُعا کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

افتتاحی اجلاس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں حفظ قرآن مجید، نظم خوانی، تقاریر، دینی معلومات اور قصیدہ سنانے کے مقابلے ہوئے۔ اجتماع میں مختلف کھیلیں بھی کرائی گئیں۔ اجتماع میں بک سٹال اور نمائش بھی لگائی گئی۔

مجلس شوریٰ:- اجتماع کے پہلے دن مورخہ ۲۹ کو بعد نماز عشاء خاکسار سلیمہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ کرناٹک زون ۵ کی صدارت میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں تمام مجالس میں بیداری پیدا کرنے کے لئے بعض مخصوص و اہم مشورے ہوئے۔ نیز ازواج حضور اقدس کے سنہری و زرین ارشادات و پانچ بنیادی اخلاق پر عمل کرنے کی توجہ دلائی گئی۔ مجلس شوریٰ میں زون کی تمام مجالس کی نمائندگان موجود تھیں۔

دوسرا دن اجتماع ناصرات الاحمدیہ

اجتماع کا دوسرا دن

ناصرات الاحمدیہ کرناٹک کے پروگرام سے شروع ہوا پروگرام ٹھیک ۹ بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو کہ عزیزہ اسرا حلیم صاحبہ نے کی۔ اس کی صدارت محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ و محترمہ قمر النساء صاحبہ ہبلی نے کی۔ نظم محترمہ خوزیہ بیگم صاحبہ شیموگہ نے پڑھی۔ عہد امۃ النصیر صاحبہ نے دہرایا۔ ناصرات الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ محترمہ آقبال معین اللہ صاحبہ بنگلور نے پیش کی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترمہ طاہرہ حلیم صاحبہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کی۔

ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع میں بھی مختلف علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ کتاب "حضرت اماں جان" سے سوالات پوچھے گئے۔ اوّل دوم سوم آنے والیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

دوران اجتماع قیام و طعام کا عمدہ انتظام رہا اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین

خاکسار۔ سلیمہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ کرناٹک زون ۵

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ماسٹر محمود احمد طاہر صاحب ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب آف چارکوٹ کا نکاح مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب ثاقب آف چارکوٹ کے ساتھ مبلغ ۳۰،۰۰۰ روپیہ (تیس ہزار) حق مہر پر مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ نے مورخہ ۶ اکتوبر ۹۵ کو پڑھا۔

دوسرے دن مورخہ ۷ اکتوبر ۹۵ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(اعانت بدر ۵۰/۔ روپے)

خاکسار۔ مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ شیموگہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم نثار دین صاحب آف کرشاپی کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "مہتاب دین نوح" رکھا گیا ہے۔ نومولود کے نیک صالح اور خادم دین بننے کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے (اعانت بدر ۲۰/۔ روپے)

خاکسار مرزا محمد اسحاق درویش قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱):- مکرم یم آئی محمود احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مولوی محمد امام صاحب مرحوم ٹمکوری آف شیموگہ اپنی والدہ صاحبہ کی درازیٔ عمر کے لئے نیز نیا مکان تعمیر کیا ہے۔ مکان میں خیر و برکت کے لئے۔ فی الحال کوئی کاروبار نہیں ہے۔ مناسب کاروبار کے لئے اور دینی و دنیاوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے اعانت بدر میں مبلغ ۱۰۰/۔ روپیے ادا کئے ہیں۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ شیموگہ)

(۲):- مکرم کے شفیق احمد صاحب تیماپور علیل ہیں موصوف کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(۳):- مکرم عطاء الکریم صاحب سونگھڑہ کو گرنے کی وجہ سے پیٹ میں شدید چوٹ آئی ہے۔ کٹک جنرل ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے قارئین بدر سے موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (ادارہ)

(۴):- خاکسار کی لڑکی عزیزہ منصورہ ندیم سلمہا خدا کے فضل سے اس سال بی اے فائنل میں دوسرے درجے میں کامیاب ہوئی ہے۔ نیز عزیزہ امید سے ہے احباب کرام سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نیک خادم دین نرینہ اولاد سے نوازے اور ہر قدم پر کامیابی بخشے۔ (شکرانہ فنڈ ۵/۔ روپیے۔ اعانت بدر ۵۰/۔ روپے)

خاکسار۔ محمد حفیظ اللہ آف بنگلور

(۵):- خاکسار کے بیٹے عزیز محمد فضل اللہ عابد سلمہ مقیم جدہ (سعودی عربیہ) گزشتہ دنوں گردے میں انفکشن کی وجہ سے فریش ہے۔ مسلسل کئی روز کے علاج کے بعد اگرچہ اب عزیز موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو چکے ہیں تاہم طبیعت ابھی تک پوری طرح سے بحال نہیں ہے۔ اسی طرح خاکسار کے دوسرے بیٹے عزیز عبد المجیب شاہد سلمہ کافی عرصہ سے کاروباری پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ قارئین بدر کی خدمت میں ہر دو عزیزان کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درد مندانہ دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۵/۔ روپے)

خاکسار محمود رشید یاقوت پورہ حیدرآباد

(۶):- میری والدہ محترمہ اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی نیز کاروبار میں برکت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد سرور نقودا پور)

(۷):- میرا بیٹا عزیز عبد القیوم کمتر جو قطر میں نوکری کرتا ہے خدا کے فضل و کرم سے اس کی نوکری اچھی چل رہی ہے عزیز کی ترقی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ایکصد روپے)۔

(قمر النساء صدر لجنہ ہبلی)

(۸):- میرے پیارے بہنوئی پروفیسر عزیز احمد صاحب مرحوم بیٹی اور آپ کی اہلیہ اختر صاحبہ مرحومہ کے بلندیٔ درجات کے لئے اور ان کے لواحقین کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے تمام احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر مبلغ پچاس روپے۔ (محمد حبیب اللہ گوملا۔ رانچی۔ بہار)

(۹):- عزیز مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم سراج احمد صاحب آف چنتہ کنٹہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ عزیز کی نظر مکمل طور پر بحال ہونے اور صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ مکرم سراج احمد صاحب نے اعانت بدر میں ۲۰/۔ روپیہ ادا کئے ہیں۔ (شوکت احمد انصاری مبلغ سلسلہ مقیم چنتہ کنٹہ)

(۱۰):- خاکسار کے بھائیوں اور ان کے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے نیز اُن کے کاروبار میں برکت و ترقی کیلئے اسی طرح خاکسار کا بھانجہ عزیزم قریشی محمد اسعد اللہ جو میڈیکل کے دوسرے سال میں زیر تعلیم ہے کی اعلیٰ و نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (بشارت احمد حیدر قادیان)

بقیہ صفحہ نمبر ۲

گئی شیلف ٹوٹ کر گری وہیں اس بچی کا کچومر نکال دیا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گیا اور دکھانے کے قابل نہ رہا۔ اس کی ماں یہ بین کر کے روتی تھی کہ اے میری بیٹی تیری موت میرے ہی کسی جرم کا نتیجہ ہے۔

حضور نے فرمایا وہ جرم کیا تھا۔ وہ بھی احمدی گھروں کو آگ لگانے میں پیش پیش تھی۔

• حضور نے فرمایا، کہ وہ امیر جو ان کا سربراہ تھا جس کے مقدر میں ابھی اور بدنصیبیاں دیکھنی لکھی ہیں اس کا دست راست ضیاء اللہ نامی ایک شخص تھا، ۲۲ سال کا لڑکا اس کی والدہ کا نام آمنہ بی بی۔ جہاں امیر نے مردوں کو منظم کیا۔ خواتین کا شعبہ آمنہ کے ذمہ تھا اس نے گھر گھر جا کر عورتوں کو اکسایا۔ ضیاء اللہ کی والدہ آمنہ کے پاس ایک لڑکی پڑھتی تھی۔ ضیاء اللہ کی اس لڑکی سے آشنائی ہو گئی۔ اس لڑکی کے بھائیوں نے اسے بہت مارا پیٹا اور اس کے منہ میں گوبر ڈالا۔ اسی پر بس نہیں کی، چند دن کے بعد انہوں نے دوبارہ اسے مارا پیٹا اور اس کا برا حال کر دیا اور ناک سے زمین پر لکیریں نکلوائیں اب یہ نوجوان سارے گاؤں کے سامنے ذلیل و رسوا ہو چکا ہے

• وارث نامی ایک شخص امیر کے خاص معتمدین میں سے تھا۔ وہ بھی عبرت کا نشان بنا۔

یہ شخص بہت گالیاں دینے والا اور ہر ظلم میں پیش پیش تھا۔ یہ شخص کہا کرتا تھا کہ جب کوئی شخص (نعوذ باللہ) مرزا (حضرت مسیح موعود) کو گالیاں دیتا ہے تو مجھے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے۔ اس کی ماں نے بھی ظلم و ستم میں حد کر دی۔ جس دن حملہ ہوا چند احمدی عورتیں اپنی جان بچا کر کھاریاں کی طرف جا رہی تھیں تو یہی وہ بدنصیب شخص ہے جس نے آگے بڑھ کر ان کو روک لیا۔ لاٹھی اس کے پاس تھی اس نے کہا واپس چلو اور چل کر اعلان کرو کہ ہم احمدیت سے منحرف ہو چکی ہیں۔ لیکن سبھی نے اس کو دھتکار دیا۔

وارث کا انجام اس طرح ہوا کہ یہ شخص برقی رو کے جھٹکے سے ہلاک ہوا۔ اس کے مرنے پر امیر نے اس کی لاش پر آکر یہ بین کیا کہ۔ "میرا بازو ٹوٹ گیا۔ میری کمر جھک گئی ہے"

ساہیوال

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساہیوال میں ہونے والے بعض واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے طلباء نے جب مسجد بیت الحمد پر حملہ کیا تو اس وقت جامعہ رشیدیہ کے مالک و مختار مولوی حبیب اللہ تھے۔ اس واقعہ کے ایک سال کے اندر اندر مولوی حبیب اللہ صاحب اور ان کے پانچ قریبی عزیز پے در پے وفات پا گئے۔ ان پانچوں کی بیوگان اس مدرسہ کے احاطہ میں رہائش رکھے ہوئے تھیں۔ پھر آپس میں الزام تراشیاں شروع ہوئیں اور تمام بیوگان کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ دونوں فریق ایک دوسرے کے خلاف اتنا گند اچھالتے اور جھوٹ بولتے کہ سننے والے توبہ توبہ کرتے۔ یہاں تک کہ دونوں فریق ایک دوسرے کو "مرزائی اور قادیانی" کہنے لگے۔

آگے خدا کی تقدیر دیکھیں کہ یہی مولوی علیب اللہ صاحب مدرسہ میں اپنی مضبوطی کے لئے ایک پیر جی عبدالعلیم رائے پوری کو لائے تو یہی شخص اس کی بربادی اور ہلاکت کا موجب بنا اور بعد میں یہ مولوی پیر جی خود بھی گولیوں میں بھونا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ عبرت کی تاریخ نہیں تو اور کیا ہے۔

• حضور نے فرمایا کہ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب آف ساہیوال لکھتے ہیں:۔

"ہمارے مخالفین جنہوں نے ۱۹۸۴ء میں ..... احمدیہ مسجد پر حملہ کر کے آیات قرآنی اور کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کی تھی، آپس میں شدید اختلاف رونما ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف الزامات لگا رہے ہیں۔ ایک وکیل ..... جو کہ ان کیسوں میں زیادہ ہمارے خلاف حصہ لیتے تھے وہ ایک مہینہ سنٹرل جیل ساہیوال میں گرفتار رہے ہیں۔ ..... اور اس کو اسی ایس ایچ او نے گرفتار کیا جس نے اس وکیل کی مدد سے جماعت احمدیہ کے احباب کو گرفتار کیا تھا۔ "تلک الایام نداولہا بین الناس"

اس وکیل کی اللہ تعالیٰ نے بہت تذلیل کی ہے۔ علماء نے اپنے جلسوں میں اس پر ادارہ جامعہ رشیدیہ کے روپیہ کو خورد برد کرنے کا الزام لگایا اور اخبارات میں اشتہار دے کر اس کو ذلیل کیا ہے۔ غرضیکہ وہ جلسہ برباد ہوا اور اسے سیل کر دیا گیا۔

فیصل آباد

حضور نے بتایا کہ حلقہ کریم نگر ضلع فیصل آباد میں ایک شخص امتیاز شاہ تھا جو کہ احمدیوں کے خلاف سب مقدمات اور فسادات کا بانی تھا اس نے سب سے پہلا مقدمہ کلمہ درج کروایا، احمدیوں کو زدوکوب کیا اور دو تین تھانوں کی پولیس بلائی اور ۲۵ احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا اس کے بعد اس نے تین مقدمات عیدین اور جمعۃ الوداع کے موقعہ پر کروائے۔ اس کے علاوہ مختلف احمدیہ احباب پر بے سروپا مقدمات درج کروائے۔ ہمارے احمدی بچے جہاں مل جاتے انہیں مارتا، بچوں پر بھی اس بدبخت نے مقدمات درج کروائے۔ پولیس بھی بارہا گھروں میں آکر احمدیوں کو تنگ کرتی۔

اس کا انجام بہت برا ہوا پھر خود اس پر بہت سے مقدمات بنے جن میں بعض غیر فطری افعال کے مقدمات بھی تھے۔ جس کے نتیجے میں یہ بدمعاشوں میں شامل ہو گیا ان بدمعاشوں کی آپس میں لڑائیاں بھی ہوئیں اور ایک دوسرے پر گولیاں بھی چلیں۔ اس پر بہت سے مقدمات قائم ہو گئے۔ اب تک یہ مفرور ہے اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہے۔

اسی امتیاز شاہ کا ایک دست راست جو احمدیوں پر ظلم میں برابر کا شریک تھا۔ اس کا انجام بھی بہت برا ہوا۔ اس پر خدا کا غضب اس طرح ٹوٹا کہ اس نے ایک دکان بنائی اور دکان کے باہر ایک جھولا لگا دیا۔ جھولے سے اس جھولے کا کرایہ لیتا تھا۔ ایک دن اس نے ایک بچے کو مارا۔ اس کی والدہ آئی تو اس کی بھی بے عزتی کی۔ اس عورت کا ایک بچہ جو آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا اس نے غصے میں اپنے باپ کی بندوق اٹھائی اور سیدھا اس کی دکان پر گیا اور فائر کر دیا اور یہ شخص وہیں ڈھیر ہو گیا

حضور نے فرمایا کہ جب خدا کی پکڑ آتی ہے تو کوئی بہانے ڈھونڈ نکالتی ہے۔ کوئی نہیں جو اس کی پکڑ کی راہ روک سکے۔

• میڈیکل کالج فیصل آباد کے ایک طالب علم کا تعلق بھی اسی امتیاز شاہ سے تھا۔ اس نے پولیس کے تھانیدار سے میٹنگ کی جس میں چند احمدیوں کو بھی بلایا اور وہاں دھمکی دی کہ ہم کسی مرزائی کو اس محلہ میں نہیں رہنے دیں گے

اس دھمکی کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے بہت جلد پکڑا۔ چند دنوں کے بعد وہ ایک عورت کو سکوٹر پر پیچھے بٹھائے جا رہا تھا کہ ایک بس نے ٹکر مار کر کچل دیا اور اس کا صفایا ہو گیا۔ حضور نے فرمایا جو احمدیوں کو اس محلہ سے نکالنا چاہتا تھا اس کی گندی ذات سے وہ محلہ خدا کی تقدیر نے پاک کر دیا

کلمہ طیبہ پر ہاتھ ڈالا

پاکستان میں احمدیہ مساجد سے کلمہ مٹانے کے بہت سے واقعات ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جھنگ صدر کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"مولویوں اور ان کے ساتھیوں نے ہماری مسجد پر حملہ کیا، اس پر لکھا ہوا کلمہ مٹا دیا۔ لیکن صرف ڈیڑھ ماہ بعد خدا تعالیٰ نے ان سب کو جو اس ناپاک کام میں شریک تھے شدید سزا دی۔ ایک جلسہ میں ان لوگوں نے ہنگامہ کیا اور سٹیج پر قبضہ کر لیا جس پر پولیس نے سخت رویہ دکھایا۔ ان کو باندھ کر پیٹا گیا۔ ان کی داڑھیاں نوچی گئیں اور وہ تیرہ کے تیرہ جنہوں نے مسجد احمدیہ سے کلمہ مٹایا تھا جیل میں چلے گئے۔"

حضور نے فرمایا کہ خدا کی جب پکڑ آتی ہے تو دردناک عذاب کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

• حکیم عبدالحمید صاحب مرحوم آف

گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ، کلمہ طیبہ بیت الذکر کی پیشانی پر لکھنے کے سلسلہ میں مولویوں نے بالکل غلط نام ہمارے سنیئر مربی صاحب کا دے دیا تھا اور بیت الذکر کے سامنے کے ایک گھر والے کو بطور گواہ کھڑا کیا تھا اور گواہ ...... نے تصدیق کی تھی کہ ہاں میں نے خود اس مربی کو کلمہ لکھتے دیکھا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کلمہ لکھنا تو قابل فخر بات ہے لیکن اتفاق ایسا تھا کہ اس مربی نے نہیں لکھا تھا۔ یہ ہمارے ایک نو احمدی نوجوان کو دھمکیاں بھی دیا کرتا تھا کہ احمدیت کو چھوڑ دو .... ورنہ تمہارا بہت برا حشر ہوگا۔ اللہ تعالےٰ نے اس جھوٹے گواہ کو فاتر العقل کر دیا۔ اور آج کل یہ مینٹل ہسپتال میں اپنی باقی زندگی کے دن گذار رہا ہے

● ۔ دعید محمود صاحب جرمنی سے اپنے خط محررہ ۱۰ر جولائی ۱۹۹۰ء میں لکھتے ہیں کہ میرے والد ملک عبدالغنی صاحب پر کلمہ دیوار پر لٹکانے کی وجہ سے مقدمہ ہوا۔ دو دن کے بعد ایا جان کی ضمانت ہوگئی۔ آپ نے گھر آکر دوبارہ کلمہ طیبہ دیوار پر آویزاں کر دیا۔

ایک روز جبکہ والد صاحب گھر پر نہ تھے حوالدار مولویوں کے اکسانے پر تین چار سپاہیوں کو ساتھ لے کر ہمارے گھر آیا۔ گھر میں صرف میرا چھوٹا بھائی اور والدہ تھیں بھائی بیمار تھا۔ اس کو ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ والدہ نے دروازہ کھولا تو حوالدار نے کہا یہ کلمہ اتار دو۔ والدہ نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہوگا نہ اتاروں گی نہ اتارنے دوں گی

اس پر حوالدار نے والدہ صاحبہ سے بہت سخت کلامی کی اور دھکا دیا جس سے وہ گر گئیں لیکن آخر وقت تک یہی کہتی رہیں کہ میں کلمہ طیبہ نہیں اتارنے دوں گی۔ اگر تم نے کلمہ اتارنا ہے تو میری لاش پر سے گذر کر جانا ہوگا۔ اس پر حوالدار نے بڑی بدزبانی کی اور وہاں سے چلا گیا

اب اس حوالدار کا واقعہ یہ ہے کہ دن بدن ذلیل ہونے لگا۔ کراچی کے ہنگاموں کے دوران اس کے گھر پر فائرنگ ہوئی اس کی لڑکی موقع پر ہلاک ہوگئی، اس کے گھر کو آگ لگا دی گئی، اس کی بیوی نے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہی ہیں یہ خود بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگا۔ اس کا گھر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اور کلمہ طیبہ پر ہاتھ ڈالنے والا اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا

مساجد پر حملے

پاکستان میں احمدیہ مساجد پر جو حملے ہوئے ہیں اور بے حرمتیاں ہوئیں اس سلسلہ میں واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ نصر اللہ خان صاحب بھٹی چک نمبر ۱۶۳ ضلع وہاڑی سے لکھتے ہیں کہ ظالموں نے چک نمبر ۱۶۳ ضلع وہاڑی کی مسجد شہید کر دی جب بھی اپنی مسجد کی جگہ کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے مگر اللہ تعالےٰ نے بھی اپنے گھر کا بدلہ خوب لیا جن چار پانچ آدمیوں نے مقدمہ کیا تھا ان میں تین کو اللہ تعالےٰ نے ایسی سزا دی ہے کہ جو ساری زندگی ان کے لئے عبرت کا نشان بنی رہے گی۔

حضور نے فرمایا کہ ان تین مخالفین پر پکڑ کے جو واقعات ہیں یہ بتاتے ہیں کہ یہ کسی تقدیر کے مطابق منظم طریق پر رونما ہوئے ہیں اتفاقی حادثات نہیں ہیں۔

● ۔ ایک کو اللہ نے ایسا پوتا دیا کہ اس کے جو حوائج ضروریہ کے سوراخ ہیں وہ تھے ہی نہیں اور بڑے عذاب اور درد میں تڑپتا رہا اور پھر آپریشن کر کے اس کے بیگ لگائے گئے۔

● ۔ دوسرے کو بھی اللہ نے ایسا پوتا دیا کہ اس کا ناک نہیں تھا اور سر پر ایسے نشان تھے جیسے کلہاڑی سے ضربیں لگائی گئی ہوں اور سب ڈاکٹر حیران تھے کہ یہ نشان کیسے پڑے

● ۔ تیسرے کو بھی اللہ تعالےٰ نے ایک پوتا دیا اور وہ دونوں ٹانگوں سے معذور ہے حضور نے فرمایا اب یہ عجیب بات ہے کہ اس خاندان میں اس سے پہلے کوئی بیمار بچہ نہیں ہوتا تھا اچانک یہ کیا بپتا پڑی کہ تینوں کو پوتے ملے یہ بتانے کے لئے کہ تمہاری اگلی نسلیں بھی مغضوب ہو چکی ہیں اور تینوں پوتوں کو پیدائش سے پہلے کی بیماریاں ظاہر کرتی ہیں کہ اتفاقی حادثہ نہیں تھا بلکہ خدا کی تقدیر کے تحت ظاہر ہوا ہے

جو نشان مانگا دہی ملا

حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ ایسا ہوا کہ تعلّی سے لوگوں نے کوئی نشان مانگا اور خدا نے ویسا ہی نشان دکھا دیا۔ اس کے نمونے جگہ جگہ ملتے ہیں۔

● ۔ محمد ایوب صاحب ناظم اطفال شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں ایک آدمی محمد صدیق مستری تھا۔ اس کو ہم بہت تبلیغ کرتے تھے وہ جماعت کے بہت خلاف تھا وہ یہاں تک کہتا تھا کہ اگر مرزا صاحب مجھے بازو سے پکڑ کر کہیں کہ احمدی ہو جاؤ میں تب بھی احمدی نہیں ہوں گا یا اگر وہ سچے ہیں تو ان سے کہو کہ میری ٹانگیں توڑ دیں۔

اس پر میری تائی جان نے اسے سمجھایا کہ توبہ کرو ایسے نشانات نہیں مانگتے لیکن میری تائی جان نے ہی رویا میں دیکھا کہ صدیق دونوں ٹانگوں سے محروم ہوگیا ہے اور بازو سے بھی۔ میری تائی جان نے یہ خواب سب کو سنایا۔ ان دنوں گاؤں میں مخالفت زوروں پر تھی۔ تائی جان صدیق کے گھر گئیں اور اسے کہا کہ اب بھی وقت ہے توبہ کر لو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لو۔ مجھے خدا نے دکھا دیا ہے کہ تمہاری منہ مانگی سزا تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ مگر اس نے توبہ نہ کی اور بدزبانی پر اصرار کرتا رہا چنانچہ خدا کا نشان اپنے پورے جلال کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اس آدمی پر فالج کا حملہ ہوا۔ ٹانگیں اور بازو جاتے رہے نہ ہاتھ سے کھانا کھا سکتا تھا، نہ لیٹ سکتا تھا۔ ہم اس کی خبر گیری کے لئے گئے تو رو رو کر کہہ رہا تھا مجھے ٹھیک کرا دو۔ لیکن خدا کا فیصلہ اٹل تھا اور توبہ کا وقت گزر چکا تھا۔

● ۔ پاکستان سے زاہد مسعود صاحب لکھتے ہیں۔

میں نے حضور انور کا جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کا خطاب اپنے غیر احمدی دوست کو سننے کے لئے دیا میرے اس دوست کے والد کا نام محمد حیات ہے اور یہ مولوی حمید الدین کا خادم ہے محمد حیات نے کہا کہ آئندہ میرے بچوں کو ایسی کیسٹ نہ دینا اور اس کے ساتھ ہی مجھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت گالیاں دیں۔ میں نے کہا چچا مجھے جو کچھ کہنا ہے کہہ دو لیکن میرے امام کو گالیاں نہ دو۔ آپ کا کوئی نقصان نہ ہو جائے۔

اس پر وہ فوراً بولا "تمہارا مہدی میری ٹانگیں توڑ دے" یہ سن کر میں خاموشی سے گھر آگیا اور بیوی سے کہا کہ محمد حیات کی ٹانگ ضرور ٹوٹے گی اس کے بعد میں مرولیانوالہ سے چک ۸۷ ش، آکر آباد ہوگیا۔ وہاں ایک دن مجھے یہ خبر ملی کہ محمد حیات گدھے سے گرا ہے اور اس کا کولہا ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے فوراً اپنی بیوی کو بتایا۔ اس نے کہا مجھے تو تب تسلی ہوگی کہ تم خود جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ چنانچہ میں دو دوستوں کو لے کر مرولیانوالہ پہنچا وہاں ہم نے دیکھا کہ محمد حیات اپنے گھر کے سامنے بیساکھیوں کے سہارے چلتا آرہا ہے۔ میں نے حال پوچھا تو غصے سے بغیر جواب دیئے آگے چلا گیا۔

● ۔ محمد اکرم شاہد صاحب مربی سلسلہ وہاڑی لکھتے ہیں کہ گگو منڈی کا ایک غیر احمدی طالب علم حافظ وارث جماعت کے بارے میں بہت بحث کیا کرتا تھا ایک دن وہ فحش گوئی پر اتر آیا خاکسار نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بتایا کہ انی مھین من اراد اھانتک "کہ جو تیری ذلت کا ارادہ کرے گا میں اسے ذلیل کروں گا۔ ایسا نہ ہو کہ تو ذلت اٹھائے اس پر وہ اور غصہ میں آیا کہ مجھے کچھ نہیں ہو سکتا اور گندی گالی نکال دی اور یہ کہتا چلا گیا کہ یہ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے یہ جھوٹا مہدی ہے اور میں سچا ہوں۔

اگلے روز سکول میں ایک احمدی خادم کے ساتھ پھر بحث شروع کر دی اور لڑکوں کے سامنے کہا کہ اگر مرزا سچا ہے تو میں مر جاؤں اور اگر ہم سچے ہیں تو تم مر جاؤ اور پندرہ دن کی مدت بھی مقرر کر لی حضور نے فرمایا بسا اوقات خدا تعالیٰ

ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتا مگر بعض شریر دل ایسے ٹیڑھے ہوتے ہیں، ایسی بدبختی کے ساتھ بات کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں فوراً پکڑتا ہے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے لئے غیرت اس طرح دکھائی کہ اس مقررہ مدت کے اندر ہی وہ بجلی کا کرنٹ لگنے سے ہلاک ہوگیا اور چند گھنٹے بعد اس کا باپ بھی اس صدمہ سے مر گیا۔

○ — مولوی محمد عمر صاحب مبلغ کیرالہ انڈیا لکھتے ہیں کہ چند ماہ قبل کیرالہ کے قریب ایک گاؤں میں جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا تھا۔ جلسہ کے اختتام پر ایک شدید مخالف لیڈر مولانا ناصر احمد مدنی سینکڑوں غنڈہ قسم کے لوگوں کو لے آیا اور جلسہ میں آکر شور مچانے لگا اور مائیک پکڑ کر کہنے لگا کہ اس دفعہ تم لوگوں کو معاف کرتا ہوں اگر آئندہ تم لوگ یہاں آکر جلسہ کرو گے تو سب کی ٹانگیں توڑ کر رکھ دیں گے اس طرح وہ شخص شور مچاتا ہوا وہاں سے روانہ ہوا۔ اس واقعہ کے بعد ایک مہینہ کے اندر خدا تعالیٰ کا نشان اس رنگ میں ظاہر ہوا کہ یہی مخالف مولوی ناصر احمد مدنی ایک رات عشاء کی نماز پڑھ کر واپس آرہا تھا تو راستہ میں کسی نے اس پر بم پھینکا اور اس کی ایک ٹانگ کے چیتھڑے اڑ گئے۔ فوری طور پر اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی گئی بعد میں حکومت نے اس کی جماعت کو بھی غیر قانونی قرار دے دیا۔

○ — پاکستان سے زاہد مسعود صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے بعد میری بیوی کو بھی بیعت کی توفیق ملی۔ فروری ۱۹۸۴ء میں بیعت کی منظوری کا خط آیا جو کہ ڈاکیا شرارتاً مولوی حمید الدین کے پاس لے گیا۔ مولوی حمید الدین نے میرے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا اور مجھے لکھ بھیجا کہ تم اور تمہاری بیوی اسی رمضان المبارک میں احمدیت سے تائب ہو جاؤ ورنہ تم بچوں سمیت ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے۔ اس رقعہ کے دوسری طرف میں نے اسے لکھ کر بھیجا کہ اگر نعوذ باللہ میں اور میری جماعت غلط ہیں تو بے شک اللہ ہمیں ذلیل و رسوا کرے اور اگر ہم سچے ہیں اور تم جھوٹے ہو تو میرے بدلے تم کو اور میری بیوی کے بدلے تمہاری بیوی کو اور میرے بچوں کی بجائے تمہارے بچوں کو تمہاری تجویز کردہ پریشانیاں اور دکھ پہنچیں۔

رمضان المبارک آیا اور یہ نشانات اس طرح ظاہر ہوئے کہ مولوی حمید الدین کا لڑکا کسی استاد سے قرآن پاک پڑھ رہا تھا کہ اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ وہ سخت پریشانی میں بچے کو ٹیکسلا لے گیا وہاں آپریشن ہوا اور اب اس کی نظر جو باقی ہے وہ دھندلی سی معمولی سی نظر باقی ہے۔ اسی رمضان میں اس کی بیوی کی انگلی پر ناسور پیدا ہو گیا۔ تکلیف اس قدر بڑھی کہ لاہور لے گئے اور آخر کندھے کے قریب سے بازو کٹوانا پڑا۔ جو کٹا ہوا بازو مولوی صاحب لایا گیا اور اسی کی بیوی اور ان کی زندگی میں دفن کر دیا گیا۔ اسی رمضان کے آخری دن رات کو معمولی بارش ہوئی صبح کی نماز پڑھانے کیلئے حمید الدین جا رہا تھا کہ اس کا پاؤں پھسل گیا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

حضور نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ ہے معین مدت ہے اور اسی طرح جیسا کہ اس نے کہا تھا تینوں کے متعلق یہ سارے واقعات رونما ہوئے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ خطبہ جمعہ

یہ وہ کامل توحید کا پہلو ہے جو تقویٰ اور توحید کے تعلق سے ہمارے سامنے ابھرتا ہے اس پر قائم رہیں اور اللہ پر توکل کریں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور اس پر عمل کرنے کے نتیجے میں آپ دیکھیں گے کہ ہر پہلو سے خدا کے فضلوں کے ساتھ برکتوں کی بارشیں نازل ہونگی اور دنیا کے ان مبارک حصوں سے آپ الگ نہیں رہیں گے جہاں آج خدا کے فضل موسلا دھار بارشوں کی صورت میں نازل ہو رہے

TRANS WORLD TRAVELS AND
COURRIER SERVICE OFFICE

قادیان میں پہلا اور واحد:
○ ہندوستان میں کسی بھی شہر کیلئے ریلوے ریزرویشن ○ قادیان سے دہلی کیلئے ڈیلکس بس کی بکنگ ○ ہوائی جہاز کی ریزرویشن اور کنفرمیشن کی بکنگ ○ ہندوستان اور بیرون ممالک کیلئے کوریئر سروس ○ پرائیویٹ کار اور ٹیکسی کی بکنگ ○ جلسہ سالانہ کے ایام میں سپیشل انتظامات بسوں اور ریل گاڑیوں کی ریزرویشن ○ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:

LAEEQ AHMAD ARIF TRANSWORLD
TRAVELS 4-RETI CHHALA BEHIND
PNB QADIAN-143516 PUNJAB
Ph- 0091-1872-20 508 OFFICE
0091-1872-20 447 RES

طالب دعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/s NISHA LEATHR

SPECIALIST IN - LEATHER BELTS LEATHER
LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS etc.

19A, JAWAHAR LAL NAHRU ROAD
CALCUTTA -- 7000 81

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANNARBALAM 679339
(KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

NEVER BEFORE
THIS COMFORT
THIS DURABILITY
AND SOLIGHT
GUARANTEED PRODUCT
Sonikz
NIR
NEW INDIA RUBBER WORK (P) LTD
34, A DEBNDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

Star CHAPPALS
PHONE - 543105
WHOLLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER
& RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO 7, FAHIMABAD COLONY
KANPUR PIN- 208001

PH- 26-32-87
PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P. 48, PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تأمُرُونَ بالمعرُوفِ وَتنھَونَ عَنِ المُنکَرِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ

مرکز احمدیت قادیان میں مجلس انصار اللہ بھارت کا اٹھارہواں (۱۸)

سالانہ اجتماع

اپنی مخصوص روایات کے ساتھ

مورخہ ۱۸-۱۹ اخاء / اکتوبر ۱۳۷۴ ہش / ۱۹۹۵ء

بروز بدھ - جمعرات منعقد ہو رہا ہے

"مجالس کی سو فیصد نمائندگی ہونی چاہیئے"

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ

الداعی :- صدر مجلس انصار اللہ بھارت - قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلِکُلٍّ وِّجھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیھَا فَاستَبِقُوا الخَیرَاتِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ

مرکز احمدیت قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا چھبیسواں (۲۶) اور اطفال الاحمدیہ بھارت کا سترہواں (۱۷)

سالانہ اجتماع

اپنی مخصوص جماعتی روایات کے ساتھ

مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اخاء / اکتوبر ۱۳۷۴ ہش / ۱۹۹۵ء

بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار منعقد ہو رہا ہے

"مجالس کی سو فیصد نمائندگی ہونی چاہیئے"

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ

الداعی :- صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت - قادیان

साप्ताहिक 'बद्र'

सम्पादक :-
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :-
मुहम्मद नसीम खान
करैशी मुहम्मद फ़ज़लुल्लाह

क़ादियान [पंजाब]

वर्ष 2 हिन्दी भाग | 24-31 अगस्त 1995 | अंक 36-37

पवित्र क़ुर्आन

शरण

और यदि मुश्रिकों में से कोई व्यक्ति तुझ से शरण मांगे तो तू उसे शरण दे, यहाँ तक कि वह अल्लाह की बातें सुन ले। तदुपरांत उसे उस के सुरक्षित स्थान तक पहुंचा दे, क्योंकि वे ऐसी जाति के लोग हैं जिन्हें (वास्तविकता का) ज्ञान नहीं।

(अल्-तौबः 3)

और मुझे आदेश मिला है कि मैं सब से बढ़ कर आज्ञाकारी बनू।

जो हमारी बात को सुनते हैं और फिर उस में से सर्वोत्तम आदेश का अनुसरण करते हैं, वही लोग हैं जिन्हें अल्लाह ने हिदायत दी और वही लोग समझ वाले है।

नमाज़ का महत्व

हदीस शरीफ

हज़रत अमर पुत्र शुऐब (अल्लाह उन से राज़ी हो) अपने पिता द्वारा अपने दादा को यह बात वर्णन करते है कि हज़रत मुहम्मद मुस्तफा सल्लअम ने फ़रमाया कि जब तुम्हारे बालक सात वर्ष की आयु के हो जाए तो उन्हें नमाज़ पढ़ने का आदेश दो और जब वे दस वर्ष के हो जाए तो नमाज़ न पढ़ने पर उन से सख़्ती करो और इस आयु को पहुंचने पर उन के बिछौने भी अलग अलग कर दो अर्थात् वे अलग-अलग बिछौनों पर सोया करें।

(अबू दाऊद भाग 1 पृष्ट 70)

हज़रत अब्दुल्लाह पुत्र मसऊद (अल्लाह उन से राज़ी हो) वर्णन करते हैं कि मैंने हज़रत मुहम्मद मुस्तफा सल्लअम से पूछा कि अल्लाह को कौन सा काम ज़्यादा प्यारा है। आप ने फ़रमाया कि समय पर नमाज़ पढ़ना। मैंने निवेदन किया कि इस के बाद कौन सा काम अल्लाह को ज़्यादा प्यारा है तो आप ने फ़रमाया कि माता, पिता से अच्छा व्यवहार करना। मैंने पूछा कि इसके बाद कौन सा काम अल्लाह को ज़्यादा प्यारा है तो फ़रमाया कि अल्लाह की राह में जिहाद करना अर्थात् अल्लाह के धर्म को फैलाने के लिए पूरी-पूरी कोशिश करना।

(बुख़ारी शरीफ़ भाग 1 पृष्ट 390)

प्रमाणित सच

मलफ़ूज़ात

"सो एक पवित्रात्मा व्यक्ति के लिए यह पर्याप्त था कि ख़ुदा ने मुझे उस पर झूठ बांधने वालों की तरह नष्ट नहीं किया अपितु मेरे बाहर और मेरे अन्दर एवं मेरे शरीर और मेरी आत्मा पर वह उपकार किए जिनको मैं गिन नहीं सकता। मैं जवान था, जब ख़ुदा की 'वही' और 'इल्हाम' की घोषणा की और अब मैं बूढ़ा हो गया तथा घोषणा के आरम्भ पर बीस वर्ष से अधिक समय बीत गया। बहुत से मेरे मित्र और सम्बन्धी जो मेरे से छोटे थे, उनकी मृत्यु हो गई और उसने मुझे दीर्घायु प्रदान की एवं प्रत्येक विपत्ति के समय मेरा सहायक बना रहा! अस्तु क्या उन लोगों के यही चिन्ह हुआ करते हैं कि जो ख़ुदा तआला पर झूठ बाँधते हैं।"

(रुहानी ख़ज़ायन भाग-11, पृष्ट 50-51, अंजाम-ए-आथम)

हज़रत पैग़म्बरे इस्लाम का साधारण जीवन

(गतांक से आगे) भाग-3

जब कभी आप किसी को परमात्मा की वाणी का उच्चारण करते सुनते तो आपकी आंखों से अश्रु धारा बह पड़ती विशेषत ऐसी वाणी जिसमें आपको आपके दायित्व की ओर ध्यान दिलाया गया होता। श्री अब्दुल्ल-बिन-मसऊद का कथन है कि एक बार हज़रत रसूले करीम ने कहा कि मुझे क़ुर्आन शरीफ़ की कुछ आयतें सुनाओ। मैंने कहा हे परमात्मा के रसूल! क़ुर्आन शरीफ़ का प्रकाश तो आप पर हुआ है मैं आपको क्या सुनाऊं? आपने कहा मेरी कामना है कि मैं दूसरों से भी क़ुर्आन शरीफ सुनू।" तदनन्तर मैंने सूरत निसाय का उच्चारण किया। जब मैंने निम्न-लिखित आयतों का पाठ किया-

उस समय उनकी क्या दशा होगी जब हम प्रत्येक जाति के अवतार को उसकी जाति के सन्मुख खड़ा करके उनका लेखा लेंगे और (हे मुहम्मद) तुझ को भी तेरी जाति के सम्मुख खड़ा करके उसका (तेरे अनुयायियों का) लेखा लेंगे।

हज़रत रसूले करीम ने कहा, 'अलम्, अलम्' अब्दुल्लह-बिन-मसऊद का कथन है कि मैंने आपकी ओर देखा तो आपकी आंखों में अश्रु धारा बह रही थी। नमाज़ को नियमित रूप से पढ़ने का आपको इतना ध्यान रहता था कि अत्यन्त रुग्णावस्था में भी जब कि इस्लामी विधानानुसार नमाज़ घर में ही पढ़ लेने की छूट है तथा अत्यन्त दुर्बल अवस्था में शैय्या पर लेटे हुए भी पढ़ लेने की आज्ञा है आप सहारा ले कर भी नमाज़ के लिए मस्जिद आ जाते थे। एक दिन आप नमाज़ के लिए न आ सके तो हज़रत अबूबकर को नमाज़ पढ़ने की आज्ञा दे दी। परन्तु उसी समय स्वास्थ्य कुछ अच्छा प्रतीत हुआ तो तुरन्त दो पुरुषों का सहारा लेकर मस्जिद की ओर चल पड़े, परन्तु आप इतने निर्बल थे कि हज़रत आयशा कहती हैं कि आपके पांव धरती पर घिसटते जाते थे। (बुख़ारी)

महोत्सवों के अवसरों पर प्रसन्नता प्रकट करने तथा किसी को आकर्षित करने के लिए करतल ध्वनि की जाती है। अरब के लोगों में यह प्रथा प्रचलित थी परन्तु हज़रत रसूले करीम को ऐसे अवसरों पर भी परमात्मा का स्मरण इतना रुचिकर था कि इसके लिए भी आपने परमात्मा के नाम का स्मरण करने का उपदेश दिया एक बार हज़रत पैग़म्बरे इस्लाम किसी कार्य में संलग्न थे कि नमाज़ का समय आ गया। आपने आज्ञा दी कि अबू-बकर नमाज़ पढ़ा दें। इसी मध्य आपका वह कार्य भी समाप्त हो गया और तुरन्त मस्जिद की ओर चल पड़े। जब आपने मस्जिद में प्रवेश किया तो हज़रत अबू-बकर नमाज़ पढ़ा रहे थे। जब लोगों को विदित हुआ कि आप मस्जिद में आ गये हैं तो नमाज़ पढ़ने वालों ने करतल ध्वनि करना आरम्भ कर दी। उस क्रिया से एक तो यह दर्शाना अभीष्ट था कि हज़रत रसूले करीम के आ जाने से उनको प्रसन्नता हुई है। दूसरा यह कि हज़रत अबू-बकर को अवगत किया जाये कि नमाज़ में उनका

(शेष 2 पृष्ट पर)

(गतांक से आगे)

नेतृत्व अब समाप्त हो गया है। क्योंकि स्वयं हज़रत रसूले करीम मस्जिद में पहुंच गये है। अतः हज़रत अबू-बकर पीछे हट गये और हज़रत रसूले करीम के लिए स्थान छोड़ दिया। जब नमाज समाप्त हुई तो हज़रत रसूले करीम ने हज़रत अबू-बकर से कहा, अबू-बकर, जब मैंने तुम को नमाज पढ़ाने की आज्ञा दे दी थी तो तुम पीछे क्यों हट गये थे? हज़रत अबू-बकर ने कहा, हे परमात्मा के रसूल! परमात्मा के अवतार की उपस्थिति में अबू-कुहाफाह के पुत्र अर्थात् अबू बकर का क्या अधिकार था कि नमाज पढ़ाता"। पुनः आपने सहचारियों से पूछा, 'करतल ध्वनि करने से तुम्हारा क्या अभिप्राय था? यह अनुचित प्रतीत होता है कि जब परमात्मा के नाम का स्मरण किया जा रहा हो तो तुम करतल ध्वनि करो। जब नमाज के समय किसी बात की ओर ध्यान दिलाना आवश्यक हो तो करतल ध्वनि करने के स्थान पर परमात्मा का नाम उच्च स्वर से लिया करो। (बुख़ारी)

आप उग्र तप को भी पसन्द नहीं किया करते थे। एक बार आप घर में गए तो देखा कि दो खम्बों के बीच में एक रस्सी लटकी हुई है। आपने पूछा यह रस्सी क्यों बन्धी हुई है?

आपको बतलाया गया कि (आपकी धर्मपत्नी) हज़रत ज़ैनब का स्वभाव है कि जब वह नमाज में खड़ी-खड़ी थक जाती है तो इस रस्सी को पकड़ कर सहारा ले लेती है। आपने कहा कि ऐसा करना उचित नहीं है। नमाज़ में उतना समय खड़ा रहना चाहिए जितनी देर मन शांत रहे। जब थक जाये तो बैठ जाए। इस प्रकार के कष्टदायक तप का कोई लाभ नहीं है। आपने आज्ञा दी कि इस रस्सी को खोल दिया जाये। (बुख़ारी)

बहुदेववाद अथवा द्वैतवाद

परमात्मा के अस्तित्व अथवा उसके गुणों के तुल्य किसी अन्य वस्तु अथवा व्यक्ति को मानने से आपको अत्यन्त घृणा थी। जब आपके परलोक गमन कर जाने का समय निकट आ गया तो आप अत्यन्त वेदना के कारण एक पहलू से दूसरा पहलू बदलते। उस समय आपने कहा, धिक्कार हो उन यहूदियों और ईसाइयों पर जो अपने अवतारों की कब्रों पर सजदे करते और उनसे वर मांगते है। इसमें आपने संकेत यह किया कि मेरी मृत्यु के उपरान्त यदि मुसलमान भी इन कुरीतियों में ग्रस्त हो गए तो स्मरण रखो कि वे मेरे आशीर्वाद के भागी नहीं होंगे और मेरा उनके साथ कोई सम्बन्ध नहीं होगा।

मक्कावासियों ने आपको अनेक प्रकार के प्रलोभन देकर प्रयत्न किया कि आप मूर्ति-पूजा का खंडन छोड़ दे।

आपके चाचा अबू-तालिब ने भी इस सम्बन्ध में आप से प्रार्थना की और कहा कि यदि तुमने इतनी बात भी स्वीकार न की और मैंने तुम्हारा साथ न छोड़ा तो मेरी जाति मुझे भी छोड़ देगी आपने अपने शब्दों में कह दिया था कि चाचा, यदि ये लोग सूर्य को मेरे दाहिनी ओर चन्द्र को मेरे बायें हाथ पर ला कर रख दें तो भी मैं ईश्वर की एकता का प्रचार करने से रुक नहीं सकता

इसी प्रकार 'ओहद' के युद्ध के समय कुछ घायल तथा अव्यवस्थित मुसलमान एक पहाड़ी के नीचे पुनः एकत्र हुए और शत्रु आनन्दमग्न होकर इस बात के जय के नारे उद्घोषित कर रहा था कि हमने मुसलमानों की सेना को छिन्न भिन्न कर दिया है। जब उनके सेनापति अबू-सुफ्यान ने उच्च स्वर में कहा हुबल की जय हो, हुबल की जय हो तो आपने अपने सहचारियों को जो शत्रु से आंख बचा कर खड़े थे आदेश दिया कि उसका प्रत्युत्तर दो कि परमात्मा ही सब से महान् और प्रतापी है। (बुख़ारी)

भ्रम

इसी प्रकार परमेश्वर के प्रति अगाध दृष्टांत देखिए। इस्लाम के आविर्भाव से पूर्व विभिन्न धर्मों में प्रायः यह एक भ्रमात्मक विचार पाया जाता था कि पृथ्वी एवं आकाश में जो अस्वाभाविक परिवर्तनमय दृश्य दीख पड़ते है वे सब परमेश्वर के अवतारों के सुख दुखादि मनोभावों के सूचक होते हैं क्योंकि ब्रह्माण्ड की क्रियाओं पर उनका अधिकार होता है। अतः कहा भी जाता है कि अमुक अवतार ने सूर्य को कहा कि ठहर जा, तो वह ठहर गया, अमुक अवतार या ऋषि ने चन्द्रमा की गति को रोक दिया, अमुक ने नदी के जल प्रवाह को ही अवरुद्ध कर दिया इत्यादि। परन्तु इस्लाम ने ऐसी सब बातों को निर्मूल सिद्ध किया और बतलाया कि यह वस्तुएं दृष्टांत मात्र हैं जिनसे लोग लाभ उठाने के स्थान पर हानि ही उठाते हैं तथा भ्रमजाल में फंसकर भटकते रहते हैं।

परन्तु इस स्पष्टीकरण के उपरान्त भी कुछ लोगों के मनों में इस प्रकार के अविचार शेष रह गए। जब हज़रत पैग़म्बरे इस्लाम के इकलौते पुत्र हज़रत इब्राहीम की मृत्यु हुई तो उसी दिन सूर्य ग्रहण हो गया तो मदीना के कुछ मुसलमानों ने यह घोषणा आरम्भ कर दी कि देखो हज़रत रसूले करीम के पुत्र की मृत्यु पर सूर्य ने भी अपना प्रकाश छोड़ दिया। जब यह समाचार हज़रत पैग़म्बरे इस्लाम को कर्णगोचर हुआ तो आप अप्रसन्न हुए और कठोर शब्दों में इन विचारों का खंडन किया और कहा कि सूर्य तथा चन्द्रादि सभी ग्रह ईश्वरीय नियमों का पालन करते हैं और किसी के जन्म मरण से इनका कोई सम्बन्ध नहीं।

अरब देश में वृष्टि का अभाव है। लोग वृष्टि के लिए उत्कंठित ही रहते है अरब निवासियों की धारणा थी कि वृष्टि ग्रहों की गति के अधीन है। जब कोई पुरुष ऐसे विचार करता तो हज़रत मुहम्मद साहिब अत्यन्त विक्षुब्ध होते और उस पुरुष की भर्त्सना करते और बतलाते कि यह सब परमात्मा की अपार दया का फल है। (मुस्लिम)

परमेश्वर पर भरोसा

परमात्मा पर आपको इतना दृढ़ विश्वास था कि एक अवसर पर शत्रु ने आपको एकाकी और अरक्षित अवस्था में पा कर तलवार उठाई और कहा, 'अब तुम्हारा रक्षा करने वाला कौन है? शीघ्र बताओ।' उस समय आप निःशस्त्र थे और लेटे होने के कारण कोई प्रतिकार स्वरुप उपाय भी नहीं कर सकते थे। आपने अत्यन्त धैर्य और शांति से उत्तर दिया 'परमात्मा'। यह शब्द इतना विश्वासपूर्ण था कि उस शत्रु का मन भी प्रभावित हुए बिना न रह सका। उसके हाथ से तलवार गिर पड़ी और वह पुरुष जो आपके प्राणों का घातक बनने आया था, अपराधी की भांति उपस्थित हो गया। (क्रमशः)